

في المن وي مرف وي المناه المالي المناه المالي المناه المنا

رائي ي يواني گويون الله 173630 8173630 پذيب نيڪ الوفي ڪو جرافواله 333-8173630 رفت مسلمه کے لیے عنوان نجان



شخ الحديث والنفير، پيرطريقت، رببرشريعت ترجمان مسلك ابلسنت

مني المناه محرقا رشاه المالي

ن ناظم اعلى: مركزي جماعت ابلسدت ياكستان



martat.com

جمله حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب بیرسید محمد عرفان شاه مشهدی افادات بیرسید محمد عرفان شاه مشهدی پروف دیدگی حافظ محمد رمضان اولی با جتمام شیخ محمد وراولی تعداد 1100 مفات 32

ملنے کے پتے

حلالیه و صراط مستقیم پبلی کیشنز گجرات
کرمانواله بك شاپ لاهور / فیضان مدینه سرائے عالمگیر
مکتبه فکر اسلامی کهاریاں / رضا بك شاب گجرات
مکتبه مهریه رضویه کالج روڈ ڈسکه /دارالقلم سرائے عالگیر
جامعه محمدیه رضویه بهکهی شریف منڈی بهاوالدین
مکتبه رضائے مصطفے گوجرانواله /مکتبه الفجر سرائے عالمگیر
جامع مسجد خوشبوئے مصطفی شیر کوٹ تاضی حافظ آباد روڈ گوجرانواله
اویسی بُک سٹال گوجرانواله/263018-817260

صراطمتنقیم پبلی کیشنز ، در بار مار کیٹ لا ہور

	﴿فَهَرَسْتَ﴾	
منختبر	مظمون	نبرشار
۳_	ابتدائيه	
	قرآن باك كة تمام مطالب ومفاجيم كو مجمنا صرف أى مستى	-۲
۵-	كا خاصه ب جے اللہ تعالی نے اپنے كلام كى معرفت عطافر مائى مو	
۷-	مجهد من كافكرى اختلاف عيب نہيں حق ہے	-٣
4-	اعتقادی مجهد	-1
۸- ۱	أتمار بعدكا اختلاف قرآن بإككا عجاز ب	-۵
۸-	امام اعظم منيلي كورسول الله من المنظم كى تائيدوتصويب	-4
9-	يهجإن اللُّ سنت و جماعت	-4
11-	تام ابلسنت وجماعت كى انميت	-1
11-	فرقہ جریہ	-9
11-	فرقة قدريي	-1•
11-	غرب المسلت وجماعت	-11
10-	فرقة تشييبيه	-11
	عقيده ابلسنت وجماعت	
14-	فرقه رفض	-11
	فرقه خوارج	
	تمكرِ المسنت وجماعت	
r •	ايك غلطنبي كاازاله	-14
rr-	الل سنت و جماعت كي دعوت	
10-	مقام مصطفىٰ الطفالم اللسنت كزويك	-19 :
P	قرآن پاک اور مدیث شریف کی میج تعبیر المسدت و جماعت عی مجد سکتے ہیں	-14

ابتدائيه

زير نظر كتاب معروف معنى مين تصنيف نهين بلكه يخيخ الحديث بيرسيد محمرع فان مشهدى منظله العالى كى تقرير ہے، جوآب نے رئيج الاول شريف الساھين سيالكوك میں فرمائی۔ یہی سبب ہے کہ اس میں سلاست ادب سے زیادہ آ ہنگ خطابت پایا جاتا ہے۔ مدت سے خواہش مقی کہ حضرت استاذ اپنی تحقیقات کو کتابی صورت میں لاتے ،اکثرنشتوں میں اس پراصرار بھی کیا مگراستاذمحترم کی تبلیغ دین وا قامت دین کےسلسلہ میں جانکاری وجگرسوزی ، ہمہنوع تدریسی وانظامی مصروفیات ، تصنیف و کھیق کے لیے مطلوبہ فراغت کے لئے مانع رہیں بالاخراحباب کے مشورہ سے حضرت کے خطبات کی اشاعت کا پروگرام بنایا گیا مرآپ کی اخفاء پندطبیعت نے اس کی اجازت نہ دی عرصہ کے اصرار کے بعد تبلیغ وین اور تلاندہ کی دل فکنی کا خیال کرتے ہوئے آمادگی ظاہر کی۔اجازت ملتے ہی آپ کی ایک تقریر شائع کی جاربی ہے۔کیسٹ سے طباعت تک کا مرحلہ طے کرنے میں محترم مولانا محد جمیل احمد مدیق اورمولانا حافظ محمداشرف آصف کا تعاون محی شامل ہے۔

حافظ محمراسكم قادري -1991_11_10

بم الندارحن الرحيم

رُ و كَذَالِكَ جَعَلْنَا كُمْ أَمَّةً وَسَطَأَكُنَ الله العَظِيْمِ (اللهُ العَلْمُ (اللهُ العَظِيْمِ (اللهُ العَلْمُ (العَلْمُ (العَلْمُ (العَلْمُ (العَلْمُ (العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ (العَلْمُ (العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ العَلْمُ العَلْمُ العَلْمُ (العَلْمُ العَلْمُ العَلْم

قرآن پاک کے تمام مطالب ومفاجیم کو مجھناصرف اُسی ہستی کا خاصہ ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے کلام کی معرفت عطافر مائی ہو

قرآن وسنت کے احکام کی اقسام پر شمل ہیں ان سے مسائل اخذ کرنے

کے کے لئے نصوص قرآنی اور نصوص احادیث کے کی درجات ہیں۔ چونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس اعتبار سے قرآن پاک کے تمام مطالب ومغاہیم کو کماھنہ سمجھ لینا کسی عام انسان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ بیصرف اُسی ہستی کا کام ہے جے اللہ تعالیٰ خود اُسے کلام کی معرفت عطافر مائی ہے۔ عام اِنسان کے لئے کلام کی معرفت عطافر مائی ہے۔ عام اِنسان کے لئے کام اللہ اور احادیث نبویہ کا گھائی کے مطالب ومغاہیم میں سے پھی سے جھے جھے لینا ظاہری علوم پر موقوف ہے۔ کلام اللہ اور احادیث نبویہ کا گھی گئی کے حدم فی زبان میں علوم پر موقوف ہے۔ کلام اللہ اور احادیث نبویہ کا گھی کے لئے صرف شخو در معانی سے ، اور وہ ہمارے لئے اجنبی ہے، اسے جھنے کے لئے صرف شخو در معانی شخو در معانی سے ، اور وہ ہمارے لئے اسی خود در معانی سے ، اور وہ ہمارے لئے اسی خود در در معانی سے ، اور وہ ہمارے لئے صرف شخو در معانی سے ، اور وہ ہمارے لئے صرف شخو در معانی سے ، اور وہ ہمارے لئے صرف شخو در معانی سے ، اور وہ ہمارے لئے اسی جمعنے کے لئے صرف شخود در معانی سے ، اور وہ ہمارے لئے اسی جو سے کی اسی جو سے کی اسی جو سے کی اسی جو سے کی اسی جو سے اللہ کا میاں اللہ اور احد کے اسی جھنے کے لئے صرف شخود در معانی سے ، اور وہ ہمارے لیے اجنبی ہے ، اسی جھنے کے لئے صرف شخود کی در اسی جھنے کے لئے صرف شخود کی در اسی جھنے کے لئے صرف شخود کی در اسی جھنے کی لئے صرف شخود کی در اسی حدالی سے اسی جھنے کے لئے صرف شخود کی در اسی حدالی سے در اسی حدالی سے کی در اسی حدالی سے در اسی حدالی سے در اسی حدالی سے در اسی حدالی کی در اسی حدالی میں میں میں کی در اسی حدالی کی در اسی حدالی مورف کی در اسی حدالی کی در اسی کی در

بیان اور بدلیع جیسے علوم پڑھے جاتے ہیں اور پھراس کی خاص اصطلاحوں کو سجھنے کے لیے منطق وفلے فداور دیکرعلوم حاصل کیے جاتے ہیں۔ نہم قرآن وحدیث کی إس جدوجهد كى تاريخى حيثيت ديمهى جائة إس ميں كئى زند مياں وقف نظر ہتى ہیں تب کہیں جا کر قرآن وا حایث کے مطالب ومفاجیم بھنے کی کچھ صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔لین قابل توجہ بات رہے کہ قرآن واحادیث کے مطالب کو کماھة ' سمجمنا اوركسي ايك مطلب برملت إسلاميه كے مجتدين كا جمع ہوجانا ممكن نہيں ہے، کیونکہ رہمی قرآن کریم کا اعجاز ہے۔

اگر ہر عقل مندا بی عقل اوراسباب علم سے (جو کہ اوپر نہ کور ہوئے ہیں) ایک بی درجہ پرقرآن پاک جمع کرلے توبیجی قرآن پاک کی تو ہیں ہے۔اس کیے کہ قرآن پاک کے مطالب بڑے دقیق ووقع ہیں۔اس طرز پر ہرانیان کی عقل اورعلم برابرنبيس ب_للذا برصاحب عقل علم ابني همت كےمطابق قرآن یاک کے مطالب کو مجمتا ہے۔ یوں مجھتے کہ جیسے سمندر میں جولوگ غوط رکاتے ہیں وه الى مت كے مطابق اس موتى تكالتے بيں ايسے بى اصحاب علم قرآنى علوم كے سمندر میں غوط الگاتے ہیں اور اپنی اپنی صلاحیت کے مطابق مطالب ومفاہیم كموتى باہرلاتے ہيں ليكن تہة تك وينجنے كاكمال كى كوحاصل نہيں ہے، اگريكال

مجہدین کافکری اختلاف عیب نہیں حق ہے

جب علم ، عقل اور مرتبے کا اختلاف وفرق ہرانسان میں موجود ہے تو پھر قرآن پاک کے متد طومتخرج مسائل میں اور نصوص قرآن یکی تنہیم تجبیر میں بھی یعنیا فرق ہوگا۔ لہذا اگر خلوص نیت کے ساتھ قرآن مجید میں مجتمدین خور کرتے ہیں اور تجبیر میں ان کے درمیان کچے فرق پیدا ہو تو اسے اختلاف مسلک کہتے ہیں اور تجبیر میں ان کے درمیان کچے فرق پیدا ہو تو اسے اختلاف مسلک کہتے ہیں اور یہ عیب نہیں بلکہ حق ہے، اس لئے کہ اگر وُنیا میں ایک ہی مسلک ہوتا ہے جہدین کی ایک ہی مسلک ہوتا ہے جہدین کی ایک ہی مسلک ہوتا ہے جہدین کی ایک ہی مطالب پالیتا اس کے اس کی بات ہے۔ اس صورت لئے قرآن پاک کے کماھ مطالب پالیتا اس کے بس کی بات ہے۔ اس صورت میں کلام اللہ مجرو ہے نہ رہتی جواسے کلام اللہ علی کا مالہ میں کا بات ہے۔ اس کا مالہ علی اللہ علی کا مالہ کی بات ہے۔ اس صورت علی کا مالہ کی ایک کے کماھ کی مطالب پالیتا اس کے بس کی بات ہے۔ اس صورت علی کا مالہ کی میں کا بات کرتی ہوا سے کلام اللہ علی کہ اس کی ہی ہوتا کہ بھی کا بات کرتی ہے۔

اس اختلاف کے ساتھ (جو کہ انسانوں کے درمیان ہے) جہدین نے قرآن پاک سے مسائل کواخذ کیا اور ایک جگہ انہیں جمع کیا وہ مسلک بن گئے۔ واضح رہے ان مسالک کا تعلق اُعمال سے ہے۔ ان فقہی طریقوں کو مانے اور اس پر عمل کرنے والے لوگوں میں سے پچھ شافعی کہلاتے ہیں ، پچھ ضبلی کہلاتے ہیں ، پچھ خبلی کہلاتے ہیں ، پھر نے ہیں ۔

اعتقادى مجتهد

إى طرح مجدلوك مجتد في المعتقد ات موت بين، جواعقاديات من

اجتهاد كرتے بيں اور مسائل كومتعط كر كے ايك جكہ جمع كرتے بيں ان ميں اعتقادى طور يرابلسنت ميس سے محماشاعره اور محماتر يديہ بيں۔

آئمهار بعه كااختلاف قرآن پاك كااعجاز ہے

فقديش عبادات ومعاملات كمسائل كوقرآن وحديث سيمتعط كرنے والله تمه أربعه، امام اعظم الوحنيفه وشاطة من الل بن الس وطيلة من امام احد بن حنبل وصليد من اورامام شافعي ومنطقة بين ان كامسائل كا ورمستبط کرنے میں اختلاف کوئی بری بات نہیں ہے۔ بلکہ قرآن پاک کا اعجاز ہے کہ ہر ايك مجتهدنے اپنی فہم وفراست اور عقل کے مطابق قرآن وحدیث ہے مسائل کو

امام العظم عن يمثالثه كورسول التصاليديم كي تائيد وتضويب واضح رہے کہ میمرف علم وعقل کی رسائی اور پرواز نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ تائید ایزدی، تائید محری اور نور بھیرت بھی ہے جو مجتدین کرام کو خلوص نيت كسبب حاصل موتى ب-بالخصوص امام الآئم...مراج الامه...امام اعظم ابوحنيف وخالفة إس إنعام واكرام كماتهدب سي زياده نواز ي محد إس كا ذكر حضرت داتا من بخش على جورى ميند اين شهره آفاق تصنيف "كشف

فاني الصفت باشد ببقاء صفت پيغمبر عنوستم وچوں برپیغمبر شیش خطاصورت نه كردد برآنكه بدوقائم بود نيز صورت لكيردواير رمز لطيف است (کشف الحج ب مغیمبر ۸۷)

آ کے استنباط واستحر اج میں اور آ کی قوت استدلال میں جہال آپ کے علم وعقل كاكمال ہے وہاں مير بات بھى ہے كہ جب آپ كسى مسكے كااستناط فرمات تورسول الله مل الله المراك المراس المستحد الم اعظم مينيد كوحاصل موتى -

بهجان اہل سنت و جماعت

اس انداز سے جو جماعت اخلاص نیت کے ساتھ نصوص قرآنیہ اور حدیث شریف سے اجتہاد کرتی رہی اس کومحابہ کرام شکافتہ اور تابعین شکافتہ کے دور میں المسدت وجماعت كهاجا تار بإ محاح ستدمل صديث شريف موجود ہے۔ حفرت عبداللدين عمر فتأفيخ روايت كرت بي كه رسول الله كالفيام في ارشاد فرمايا:

تفترق امتى على ثلث و سبعين ملئة كلهم في النار الاملة واحدة قالو امن هي يا رسول الله قال ماانا عليه واصحابي (معلوة شريف المرتدى شريف الوداؤدشريف)

میری امت تبتر (۷۳) فرقوں میں بث جائے گی۔ سبجہنی ہوں ہے۔ ممرایک جماعت نجات یائے گی۔ محابه كرام يهم الرضوان في عرض كيا:

وہ کوئی جماعت ہے جونجات یائے گی؟ تورسول الدمالية المراسية

وہ جماعت میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگی۔

بعض روایات میں یوں ہے

قالو ايارسول الله مَالِيُكِمُ ومن هم قال اهل السنة والجماعة

فقيل مااهل السنة والجماعة قال ما انا عليه واصحابي

(احياءالعلوم جلدنمبر اصفح الاائد افعد اللمعات صفحه ١٢١)

(غنية الطالبين صغير ١٩١١ حتياج طبري صغي نمبر ٩٠)

محابه كرام يهم الرضوان في عرض كيا: نجات يان واللوك كون

تورسول الله كالطيخ كمني فرمايا المستت وجماعت بين _

مجرعرض كيا كميا: المسدد وجماعت كون بين؟

تو آپ گاھنگانے نے مایا: جومیرے محابہ کے طریقے پر ہو تکے۔

اس روایت سے بیمی معلوم ہوا کہ آخرت کی فوزو فلاح یانے والے المسنت وجماعت بي بين-

نام اہل سنت و جماعت کی اہمیت

بعض اوک بیا ہے ہیں ''کیا اپنے آپ کو صرف مسلمان کہلوانے سے کام نہیں چانا، اہلسنت وجماعت کہلوانے کی کیا ضرورت ہے؟" اصل بات بیہ كبعض كم فهم لوكوں كو بردى غلطى لك كئى ہے كہ اہل سقت و جماعت اور اہل اسلام میں کوئی تباعد اور تفاوت ہے۔ حالانکہ ایسا ہر کرنہیں ہے۔ اہلسنت و جماعت ہی حقيقتًا الل اسلام بين اورنجات والى جماعت بين-

آج كل كجهدلوك بيعنوانات پيش كررب بين كهم" جزل مسلم" بين-ہارا فرقہ بندی ہے کوئی تعلق نہیں۔ انکی میلکم کم کمرابی پرمبنی ہے۔اس فتنے کی ابتدءابل قرآن يعنى مكران حديث نے كي تھى كہم ساده مسلم بين، اہلست نہيں ہیں۔ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ فکری اختلاف کوئی عیب نہیں ہے بلکہ ضروری ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کے بارے میں سب لوگوں کی قہم وفراست آیک نہیں ہوسمی کیکن معتقدات میں اختلاف ایک کے سواسب کو مرابی بلکہ تفریک لے

تابعین کرام کے دور میں اعتقادی فننے پیدا ہو۔

فرقه جربيه

كلم كولوكول من ايك فرقد جربيه بنا، ان كاعقيده بيرتها:
ان الفعل بعدة الله وحدها وليس للعبد قددة
واختياد بل هو كالجماد (نبراس في ١١١)

بیشک اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بی تمام انسانی افعال ہیں اوروہ خالق ہے

بندے کے لئے کوئی قدرت اوراختیار نہیں ہے بلکہ بندہ جماد کی طرح ہے

لہذا انسان کے اراد ہے اور عزم کو قعل میں کوئی وظل نہیں ہے۔ انسان مجبور

محض ہے۔ اللہ تعالیٰ بی بندے سے سب پچھ کروا تا ہے۔ لہذا جب اللہ تعالیٰ معاذ اللہ

سب پچھ کروا تا ہے تو پھر تو اب وعذاب کا کیا مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ

یہلے بندے سے برائی کرائے اور پھر گناہ بھی اسی کے حماب میں لکھ دے۔

یہلے بندے سے برائی کرائے اور پھر گناہ بھی اسی کے حماب میں لکھ دے۔

فرقه قدريي

مرأن كمقابل شي ايك فرقد قدريه يداموا، ان كاعقيده يرتما ان الفعل بعددة العبد وحد ها بلا ايجاب واضطرد (نبراس مغير ١٢٢)

بیک انسان این افعال کاخود خالق ہے کی طرف سے ایجاب واضطرار کے بغیر صرف اپنی قدرت سے تعل کرتا ہے۔ اللہ تعالی کو اسمیں کوئی قدرت نہیں ہے۔

للذاجب بنده ايخ افعال كاخالق بها وجوض مغيره مناه كالجمي مرتكب مو وه خدا کے ابدی عذاب کا مستحق ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کمل طور پر اختیار دیا تواس نے اپنا اختیار برائی میں استعال کیا۔ اب الله تعالی اسے معاف جیس فرمائے كا بلكدوه دائماً جہنم ميں رہيكا۔

حَاصْل كلام: - اب ديكه جرب كوجريه كمنا يرا- كونكه بيفرقه انسان كو مجبور محض سجعتا ہے اور قدر ریکو قدر ریکہنا پڑا ، بیفرقہ انسان کوایے افعال کے لئے قادرمطلق تصور كرتاب-جب بيدونول كيفيتين سامني كمين تومعلوم مواكه بيه لوگ کلمہ پڑھنے کے باوجود بھلک مجئے۔اس دور کےمسلمان جو بھے راستے پر تنے اكرا پناتشخص صرف مسلمان ركھتے توان ممراه فرقوں سے ان كاكوكى امتياز ندہوتا۔ اس کئے کہ اسلام کے دعویدار تو جربیاور قدر می**جی منے تو پھر سے لوگوں** کی پہ<u>چا</u>ن کیا موكى؟ عهدِ تا بعين من معتقدات من جن لوكول كى فكر مجيح ربى ، أنبيل المسدت وجماعت کے نام سے یاد کیاجا تارہا۔

مذهب اہل سنّت و جماعت

مجرونت كزرنے كے ساتھ ساتھ اكلى اعتقادى را منمائى موتى رہى۔امام ابوالحن اشعرى اورامام ابومنصور ماتريدى مينيز اللسنت وجماعت كامام موئ بي، انہوں نے محجے فکر پیش کی اور کھا:

والثدتعالى خالق لافعال العباد وللعبا دافعال اختيارية

(شرح عقائد صفح تمبر ۲۰ تا۱۲)

افعال كاخالق اللد تعالى ہے حسن وجح اور ہراجھائی و برائی كاخالق بھی اللہ تعالی ہے اور بندہ ان افعال کا کاسب ہے اور بندے کواختیار دیا میاہے۔ اچھائی اور برائی سامنے رکھ دی مئی ہے اور اسے وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان بھی کرڈیا گیا ہے اب بندہ اسے ارادے سے ان افعال کا کاسب ہے، خالق نہیں ہے۔

جب بندہ اینے اختیار سے برافعل کر یکا عذاب یائے گا اور اگر اجمافعل كركاتوثواب يائكاربدا المستت وجماعت كالمرهب ب

اب ذرادوسرے درجے کی طرف آیے! ایک جماعت نے کہا کہ اللہ تعالی كاجهم إوربندے كےجهم كےمشابه إس فرقه كانام "تعبيبية" تعارجن كا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالی بندوں کے طرح جسم رکھتا ہے۔ بیفرقہ بہت بڑا فتنہ تھا۔ آج تک اس کے اثرات موجود ہیں متعوفہ میں آج بھی فرقہ طولیہ موجود ہے۔ كياآب نبيس جانة كهجهلا ومختلف جيزول كوسجد الرتع بين ادرعقيده ركحة ہیں کہان میں خداہے بیفرقہ "تعمیہیا" کی مجری موئی شکل ہے جوآج بھی جہلاء

تطليبه فرقه بيداموا، وه فلاسغه تص_انهول

نے کہا کہ اللہ تعالی معطل ہو گیا ہے۔معاذ اللہ وہ قادرو مالک تھالیکن اس نے دس عقل پیدا کئے ان کی اصطلاح میں انہیں عقول عشرہ کہتے ہیں ان کے خیال میں عقل اول جرائیل امین ہے۔اللہ تعالیٰ کی جبرائیل کو پیدا کیا اور معطل ہو کیا۔ ووتشبيهية كاعقيده بيتما

> "هو جسم كسائر الاجسام جالس على العرش (نبراس مفيرا ١٤)

الله تعالی اجهام کی طرح ایک جسم ہے،جو کہ عرش پر بیٹھا ہے ان میں ابن تیمیہ بھی تھا۔اس نے اپنے فاوی میں بیہ بات واضح طور پرلکھ دى ہے كه" أكر حمل عكى الْعَرْض استولى "(طدركوع نمبروا) آيت فدكوره متثابهات سے ہیں ہے یعنی اللہ تعالی اس طرح عرش پر بیٹھا ہے جیسے بندہ کرسی پر بیٹھتا ہے۔ابن تیمیہ کی ای فکر کی روشن میں بعض علماء دیو بندنے بھی ہیہ کہہ دیا کہ الله تعالی جب کری کی طرح عرش پر بیشتا ہے تو وہ اُسکے وزن سے چرچرانے لگتا

عقيده اہل سنت و جماعت

المستنت وجماعت نے کہا کہ اللہ تعالی واجب الوجود ہے اور تشبیہ سے منزہ ہاورکہاکہ فعال لما ہرید(یارہ نمبر ۳۰ سورة بروج)جوجا بتاہے وہ کرتاہے يعكم مايشاء جوجابتا بحم ديتاب، ومعطل بيس ب-كائنات كذرك ذرے کا مالک ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر کوئی شئے حرکت نہیں کرسکتی _تعطیلیہ کی فكرك ساته ساته السنت في "تعييب" كاردجى كيا كه جوجم موكا وه محدود موكا اوراسكى قيودمجى مول كى اوراس كے ليے جہت،مكان اورزمان كاتحقق بھى موكا_ لبذا الله تعالیٰ کی ذات کے متعلق بیلصورات محض باطل ہیں بلکداس کی شان بیہ إلى حدولا يتصور ولا ينتج ولا يتغير تعالى عن الجنس والجهات" (سلم العلوم) وهجهت وسمت اورقيدوتركيب سے ياك ب_اس كى ذات نہ تصور میں آسکتی ہے نہ متغیر ہوسکتی ہے۔ وہ حدسے یاک ہے، بلکہ حی وقیوم ہے۔ازلی..ابدی..برمدی ہے۔وہ قائم ہے۔اس کے لئے کوئی زوال نہیں ہے اوراس کامشابہ می کوئی نہیں ہوسکتا۔ بیاال سنت و جماعت کی فکر ہے۔

حَاصْل كلام: -ابغورفرماية ايك طرف فرقة "تعييمية" بول دوسرى طرف فرقه " تعطیلیه" موں اور جم کہیں کہ ہم تو مسلمان ہیں تو بیمرا و فرقے کہیں مے ہم بھی مسلمان ہیں کیونکہ کلہ تو ہم بھی پڑھتے ہیں۔حالانکہ "تعبیبیہ" خدا کوجسم مانة بين اور" تعطيليه" خدا كومعطل مانة بين-اب الل حق اوران باطل غداہب میں امتیاز کیا ہے؟ کہ جس سے اہل جن کا تشخص قائم ہوسکے، جن کے نزد يك الله تعالى ندجم إورنه عطل ب بلكه واجب الوجوداور "فعال لما يسدس" - پيچان اورا مياز كے لئے ايك بات سامنے كى جوآج بحى اجاح محرى اوراتباع محابداور جماعت يرقائم بين وه ابلسنت وجماعت بين-

اب ذراآ مے چلئے جب رفض وخروج كافتنه پيدا موا، رافضي حضرت مولاعلى شرخدا اللظي كوخدا كمن ككر، ايها فرقد مارے مك اور ديكر كئ ممالك من آج بعی موجود ہے۔اہل تشیع میں اس کونومیری فرقہ کھا جاتا ہے بیالوگ اب بھی حضرت علی اللیٰ کوخدا مجھتے ہیں۔انہیں مجدہ کرتے ہیں ان لوگوں نے شیرخدا كى تشبيد بنائى موكى بادراس بحده كرتے بيں۔ ا ثناعشرىيدافضى تويهال تك چلے محتے ہيں كه

حفرت آدم مَليْديم كو جنت سے اس لئے تكالا كميا كم انہوں نے حفرت على الليم كمرتبي ونديجيانا۔

حعرت ابراميم خليل الله مَدِيائِي كوآك بن اس لتع والأحميا كه وه حعرت علی داللہ کے مرتبے کوئیں سمجھتے ہتے۔

ای طرح حفرت ابوب ملیانی پر بیاری کا ورود اور حفرت بونس ملیانی کا مچھل کے پیٹ میں جانا بھی مرتبہ کی کوئد پہچانے کے سبب سے ہے (امول کاف) اوربيعقيده بمى ركعت بين كماصل من حامل وى و حضرت على الليوعي متعرص وى كة كراك رافعى فرقد كمقابل من خارجى فتنه يدا مواريد لوك معرت على والمن كوسلمان على بيل مانة _ (فيص الاسلام شرح في البلاغة مطبوعة تبران)

فرقه خوارج

خوارج كے نزد كي معزت على الليكؤ معاذ الله اس كے مسلمان بيس بي كه انہوں نے اللہ تعالی کے سئے ہوئے فیلے پر بندوں کوفیصل بنایا اور خدائی فیلے کورد كرديا كهالله تعالى نے ان كے حق ميں خلافت كا فيصله فرماديا تعالىكىن انہوں نے حضرت امير معاويد والثنؤ كے ساتھ تنازع من حضرت ابوموى اشعرى والثنؤ اور عروبن عاص اللين كوهم بنايا - بيخداك كتابوئ فيلے سے انحراف ہے - البذا معاذ الله حضرت على اللغير مسلمان بى نبيس بيں۔ جب كه ابلسنت و جماعت كے نزد كي حضرت على واللي الله كے بندے بيں اور اولياء اللہ كے پيشوا بيں۔ حَاصْلَ كلام: - آب خود فيعله كريس كه رسول الله كالمُلِيَّة أور صحابه كرام سيهم الرضوان نے جوعنوان (اہلسنت و جماعت) ہمیں دیا وه مرف ہاری ایک عام ضرورت بی نہیں بلکہ ہم اس کے بغیر چل بی نہیں سکتے ، ورنہ ہماری کوئی پیجان عی نه موکی _

ذراسوچ کے بتائیں؟ جربیاور قدریہ میں سے آپ کون ہیں؟ ""تعلیمیہ" اور "تعطیلیہ" میں سے آپ کون ہیں؟

روافض اورخوارج میں ہے آپ کون ہیں؟ اگر کہیں مے ہم "جزل مسلم" ہیں تو وہ بھی کہیں مے ہم بھی "مسلم" ہیں۔ان کے اور آپ کے درمیان "مسلم" کہلاتا" مابدالاشتراک" ہے، اگر" مابدالا تنیاز" ہے تو وہ اہلسنت و جماعت ہے۔ اس سے تیز ہوجائے گی کہ کون لوگ ہیں جن کے نزدیک کلام اللہ کے قطعی اور يقيني احكام پرادرا حاديث طيبه جوكه طعي يقيني اورمتواتره بيں پرعمل يقيني اور لازي

فكرِا ہل سنّت و جماعت

ليكن قرآن وحديث كي مطالب مجهنے كے ليے اجماع محابہ ومجہدين الفَالْدُيْ كُو ماننا مرورى ہے كيونكهاس كے بغيرتم قرآن وحديث عام لوكوں كے ليمكن نبيں ہے۔جيسا كەپہلے عرض كيا جاچكا ہے" ہمارا بيعنوان اصحاب ظواہر کے مقابلے میں جامع ہے۔ہم امت کے اجماع وقیاس کو مانتے ہیں لیکن ظواہر نہیں مانتے''۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں امت پر اعتاد نہیں ہے اور پیر سراسرناانصافی ہے۔

آپ ذراغور فرمائيس كه عدالتول مي فيلے مورب بيں جج فيعله ساتے ہوئے ازیں متم دوسرے جے کے فیصلے کو استشہاد بنا تا ہے عربی میں اسے" تناظیر" کہتے ہیں۔اس استشہاد میں جسٹس درگا پرشادتک کا فیصلہ معتبر مانا جاتا ہے۔ امحاب ظوا ہر کے لیے یہ بہت برا چیلنج بھی ہے کہ قانون دان طبعے کے لیے سابق جسٹس اور قانون دان کا فیصلہ قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔ بجے اسے بردے رعب وقار کے ساتھ عدالت میں بیٹھ کربطور استشہاد پیش کرتا ہے۔اب یہاں کتے ظلم ک بات ہے کہ ہم مدیث ک عبارت پڑھیں مے لیکن اس کی تفریح کسی مجتد کی

(زبان سے نہیں سنیں سے۔ کیا ساری امت غیر معتبر ہو گئی ہے؟ کیا معرت فاروق اعظم والني كافيملجسس كفيلے كرار بحى بيس بي كياام اعظم ميليك كا فوی جسس درگا برشاد کے فیلے کے برابر بھی جیس ہے؟

جب قانون کی کتابوں میں جے حضرات کے فیصلے سند کی حیثیت رکھتے ہیں تو اہلسنت وجماعت بجاطور بردعوی کرسکتے ہیں کدامت مسلمہ غیرمعترنہیں ہے بلکہ اس كا اجتها واجماع اورقياس معتبر بيكونكه الله تعالى فرماتا ب وَيُعْيِعُ غَيْرَ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ نُولِهِ مَا تُولَى وَ نُصْلِهِ جَهْنُمَ" (سورة نساه ركوع نمبر۱۲)

لعنی جومومنین کےخلاف رستہ اپنائے گاتو ہم اُسے ای پر پھیردیں مے اورجہنم میںاسے مجینک دیں گے۔

قرآن یاک بے اس واضح إرشاد کے بعدہم فیملہ کرسکتے ہیں کہ احادیث نبوبيك بعدا جماع امت اورقياس مجتدين بحى معترب ادرامت كي ليسندكا درجدر كمتاب بيالسند وجماعت كالكرب

أيك غلط بمي كازاله

ایک بات یمان قابل ذکر ہے کہ کچھ لوگ اس وہم میں جلا ہیں کہ ہم پڑھے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں بیمشورہ ہے کہ وہ حضرت واتا ہے؟ جوری میدید کے دربار پر مرفعل مجراتی کالکھا ہوا بیشعر پڑھیں۔ سو كتابال صاحب نظرال كولول يرميس بمانوي اکھ دے اکسبق دے اوہ نال نہ موون سانویں

اگردعوی علم ہے تو بتانا پڑے گاتمہیں صرف بنجو .. بغت ... ادب ... بدیع ... معانی ...اور بیان وتغییر میں مہارت ہے؟ جواب یقیناً تفی میں ہے۔اگر اثبات میں ہوتو چربھی بھلائی ای صورت میں ہے کہ کی صاحب نظری نگاہ کا شکار موجاؤ،اس سے بصیرت پیدا ہوگی رواین علوم پڑھ لینے سے قبی آ تھے میں بینائی پدائیں ہوتی ، بلکہاس کے لیے کی اللہ والے سے نبست جوڑ کر فیضان لینا ضروری ہے۔امام اعظم ابوحنیفہ مینافلہ اور حضرت من عبدالقادر جیلانی مینافلہ فرماتے ہیں بہت کچھ پڑھالیکن بصیرت کی آنکھ تب کملی جب بھٹے کے ساتھ تعلق قائم ہوگیا۔ بیفراہلسنت وجماعت کی ہے۔ پچھلوگ بیکتے ہیں کہ قرآن ہمارا استاذ ہے اور حدیث ہاری پیر ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بدیات اپنی جگہ برؤ رُست ے- مرمولانا روم موند ایک نعیب آموز حکایت میان فرماتے بیں جوخصوصاً امحابہ ظواہر کے لیے درس نافع کی حیثیت رکھتی ہے۔مولانا روم فرماتے ہیں کہ ایک آدی نے تیراکی کا قانون پڑھااوروہ تیراکی کے قلیفے کو بچھ کیا کہوزنی ہونے كے باوجود انسان يانى بركيے تيرتا ہے۔ ايك دن وہ وريا بر كيا اور يانى ميں چىلانك نگادى جب دە يانى مىل كېنچا تو ۋو بىن نگا،قرىب بى ايك ملاح تغاراس نے ہمت کے ساتھ اسے پانی سے باہرتکالا۔اب اُس کا پید پانی سے تفارد بانے سے اس معیبت سے نجات کی۔ مجرطاح نے کھا: ارب یا

تحجے تیرنائیں آتا تفاتو تونے دریامی چھلاتک کیوں لگائی ؟اس نے کہامیں نے بہلے تیراکی کا فلسفہ مجھ لیا تھا اوراس بارے میں ڈاکٹر فورڈ کی وضاحتیں خوب سمجھ لی تھیں۔توملاح نے کہا یہاں ڈاکٹر فورڈ کی کتابیں کامہیں دیتیں۔ پہلے ملاح کے تعبر کھاؤ پر تہیں تیرا کی کا پہتہ جلے گا۔ میں نے ایک کتاب بھی نہیں پڑھی کیکن اب میرانظارہ دیکموطلاح نے ایک طرف سے دریا میں چھلا تک لگائی دوسری طرف لکل ممیا۔اس نے کہا تھے بیمہارت کہاں سے حاصل ہوئی ہے؟ ملاح نے کہامیں نے اس میں اپنے باپ سے جو تیراکی میں ماہر تھا مار کھائی ہے۔ اگرتم بھی سمى أستاذاور پيرے مار كھالوتو تيراكى ميں مہارت حاصل ہوجائے كى مصرف فلفه سے مجمد حاصل نہیں ہوگا

امحاب ظواہر میہ یادکرتے ہیں کہ مرفوع کیا ہے،مقطوع کیا ہے،حسن لغیرہ كياب،اورحسن لذائة كياب ليكن مجم بدنه بطي كاجب تكسى كالمعلم ورس نہ حاصل کرلیں۔'' ذکر خیر'' کے مصنف حضرت محبوب عالم فرماتے ہیں کہ میں انبالہ شہر میں حدیث پڑھار ہاتھا۔ایک حدیث پڑئی تو میرے مرشدسائیں توكل شاہ انبالوى موليد جو كے ياس بيٹے ہوئے تھے۔آپ نے فرمايا بيرصد يث سی نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں، میں نے حاشیہ وغیرہ دیکھا، اور عرض کیا ہی مدیث سے ہے۔آپ نے پر فرمایا: بیر مدیث سے جہانیں ہے۔ معزت مجوب عالم مطالحة فرمات بين، من في " ميزان الاعتدال" " تهذيب " اساءالرجال، كى ديكركتابول كامطالعه كيا، كار جمع ينة جلاكه بيفرورجه

سے جہنیں ہے بلکم معیف ہے۔ دین مطالعہ کے بعد مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو مي رويدا ، اورايخ مرشد كى خدمت مي عرض كيا: آب توعر بي يرصع موئ نہیں ہیں،آپ کو کیے پتہ چلا کہ بیرحدیث مجھے نہیں ہے۔حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی میلد نے فرمایا: تم نے اس سے پہلے بھی صدیث برحی ہے، میں نے جب تمهارے منہ سے أسے سنا تو تمهارے منہ سے ایک نور لکلا لیکن تم نے جب برصديث يرحى تووه نورظا مرتبيل مواتم نے كتابيل ويكيس، مم نے كوئى كتاب كلمات طيبات كى كمندس نكلتے بين توساتھ بى نورى شعاميں بى تكلى بيں۔ جبتم نے بیرصدیث پڑھی تو نورنہ لکلااور میں مجھ کیا کہ بیرصدیث سے بیس ہے۔

اہلسنت و جماعت کی دعوت

امحاب ظوا ہر کے لیے خصوصاً قابل غور بات ہے کہ علم صرف کتا ہوں سے نہیں آتا بلکہ اہل اللہ کی نظرے پیدا ہوتا ہے۔ ہم عشق محض کی دعوت نہیں دیتے كے مجدوب موجائي ، شريعت كا جامدا تار يجينك اور موش وحواس كمو بينے ، اى طرح ہم عقل محض کی دعوت بھی نہیں دیتے کہ طحدوز ندیق ہوجائے کہ روحانیت، عفق اورمجت سے خالی موجائے بقول علامه اقبال بجمى عفق كى آك اندمير ہے ملال نيس راكه كا دهر ب

يعنى طحد و زنديق بن كرفك بن جائية اورعم محض كويديثوا بنا ليج بلكه المسنت وجماعت كى دفوت بيرب كمشق محن كوترك يجيئ اورعقل محن كوبعي ترك سيجيئه بلكم عثق وعثل كوساته ساته ركميئه ، تاكه انسان نه ي غيرنا فع مو اورنه بی طحدوزندیق مورابلتت کی اس متعوفان فکرکا حاصل بیے کہ وخلوت درامجمن والمجمن درخلوت "اس فكريس بهار _ پيشوا ومقتدا حضرت مجددالف ان من احد مروندي فاروقي ميناي بير-اكراب اس فكركو چوز دي توايك معطل فردین جائیں سے۔موج میں آکر چھلوگ آپ سے کہیں ہے، جلے کاشے، مر كے ساتھ أمت متعلق موكى تو آب نے بيظوت چور دى۔ اور آپ كالليكم نے بي ارشادفرمایا:

قليه واحد اشد على الشيطان من الف عابد (مكلوة شريف ١٠٠٨ تنى شريف ١٠٠١ ان اجر) كمعابدك بزارنوافل يرعالم كاليك لحد بعارى ب و اس کیے کہ عابدی عبادت خاص اس کوفائدہ دے گی ، عالم کاعلم مفید خلائق الوامت كمتعلق احكام عطاليس موت تق

مقام مصطفی منافید المال سنت کے نزد یک

اس من جھے ایک بات یادا می صنور فائلا کی حقیقت کے حوالے سے، اگر چموضوع سے خارج ہے، لیکن من وجدوافل ہے۔

المام بخاری محطیر نے "مجمع بخاری شریف" میں پہلاباب" کیف کے ان بَدُهُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مِنْ الْكُومِ اللَّهِ مِنْ الْمُؤْمِ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ الللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّ

جس میں تیسری مدیث یاک ہے۔

حَتَى جَانَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِجِرَآءٍ فَجَانَهُ الْمَلَكُ فَعَالَ إِثْراً قَالَ مَا آنا بِعَارِيءٍ قَالَ فَأَعَلَنِي فَعُطَيِي حَتَّى بِكُمْ مِنِي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَعَالَ الْحَرَا قُلْتُ مَاآنا بِعَارِي فَأَحَنَدِي فَعَطِّيق الثَّالِيةَ حَتَّى بِكُمْ مِنِي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي قَعَالَ اقْرَأَ فَعُلْتُ مَا آنا بِعَارِي قِكَالَ فَأَخَذَتِي فَغَطَّنِي الْعَالِعَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَعَالَ الْوَرَانِ الْمُرَانِوسُم رَبِّكَ أَلَّذِي عَلَقَ عَلَقَ الْوِنسَانَ مِنْ عَلَقِ إِقُواْ وَرَبُّكَ الْأَكْوامُ فَرَجُعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ كُالْكُمْ اللَّهِ مَا أَيْكُمْ الله

(بخاری شریف جلدا: مدیث نبر ۱۳)

حضور والملائم غارحرا من تقرآب الملائم كي ياس معرت جرائل ماياته آئے اورکھا پرموا ہرکارفر ماتے ہیں کہ من بیس پرموں کا بعض لوگ "ماالا بعادي " كايرترجمكرتے بن كرين بردسكتا باش بين برحا بوا، جوكہ مج جیں ہے۔ ملکم حم ترجمہ بیہے۔ کہ من جیس پرمعوں کا بعن منتقبل والامعن ہے،

اجیے معرت بوسف ملیاتھ کے بھائیوں نے معرت بعقوب ملیاتھ سے کہا تھا۔ "ماانت بمومن لنه" (سورة يوسف ياره تمراا) كرآب بم يريقين فيس كري مے۔ای طرح تجدید ملے کے لئے مدینہ آکر ابوسفیان طالعیٰ نے معزت ابو بمر مديق والنوس كها تفاكر مان بغاعل "(سيرت ابن بشام) من بيكام بي كروكا_ان فدكوره مثالول مين" مومن"اور" فاعل" كامعنى مستقبل والاب-ایسے بی قاری کامعنی بھی یہاں مستقبل والا ہے بعنی میں نہیں پر موں گا۔ ابن تجر فرماتے ہیں کہ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرائیل امین علیائی پررسول الله مالطینی كى حقيقت كتمام درواز ينبيل كطين كيونكرآب فرمات بين "اعذنى جهدالهل فغطني" جرائيل مَلِينَا في محص بكرُليا پر مجمع بعينيا- إيك مرتبه جرائل مَدينهان عَراسني ساكاكردبايا اورجود ديا- پركها يرموا سركار الفيانم نے فرمایا میں نہیں پر موں گا۔ سرکار دوعالم اللیکی فرماتے ہیں۔ محرجرائیل علیاتی نے مجھے پکڑا اور دبایا۔ پر چیوڑ دیا۔ اور کھا: پر موا میں نے کھا: میں نہیں پر مول كا جرائيل امن عديديم ن جمع مر بكرا، دبايا، ادر مرجمور ديا-كها: يرمو! من ن كها: من بين يرون كا يجرجراتك منايس في كما" إقد أباسم ربتك ألذي عَلَقَ "توحضور المُعْتَالِم عن بيل على عضروع فرمايا اور" عَلَم ألونسان

اب فور فرما ي حضورا كرم الطي فلرمات بين جرائل نے جب بهل مرتب عرااوردباياتو"اعد مدي البعد"ان كامشقت انتاكويني كل وباناتو حضور الليكم كومتوجه كرنے كے ليے تھا، كيكن سيدعالم مالليكم كى قوت كا كيا حال ہے، سیدالملائیکہ آپ کود بانے میں مشقت افغاتے ہیں۔اگر پچھلوگ کہیں کے ذکورہ عبارت كو اخذ منى الجيد بهى يرهاجاسكا همد يعني فاعل مواس صورت من مشقت حضور عليظ المام كو بوكى مجردونون قرأتون مين فرق كيے بوكا؟ اس کے حل کے لیے مولا نا احماعلی محدث سہار نیوری کی خدمت میں چلئے جو کہ ثناء اللہ امرتسریحضرت پیرمهرعلی شاه کولز وی میند مولا ناومی احد محد مصورتیاورسیدد بدارعلی شاہ محدث الوری میشد کے اُستادیں۔انموں نے جو بخاری ابے ہاتھ سے کعی ہے، اسمیں انھوں نے الجد کے دال پرز پر لکھی ہے۔ میں نے خوداً سے پڑھا ہے۔ لکھتے ہیں کہ انسب ترکیب مفول بر پڑھنا ہے۔ اس لیے کہ تكليف جرائيل إمن مليائي كو پنجى ہے۔ اگر رسول الله كالليم كو تكليف يہنجي تو آب بہلی دفعہ بی پڑھ جاتے۔معلوم ہوا کہ جرمل طالئیں کا مشقت میں ڈالنا كامياب ندر بااورآب كوتكليف ندينجي - حالاتكه جريل مَلائِلهِ سيد الملا تيكه اور امل نور بين مرسيدعا لم فالفيام كي قوت كابيعالم هيكه جريل علياني كوبعي مشقت اٹھانا پڑی۔ واضح رہے کہ محدث سہار نیوری نے تربیٹھ (۱۳) سال مدیث يدمائى ہے۔اب ہم أس فخصيت كى بات كرتے ہيں، جو يورے بنجاب كى يجان تنع، وه حضرت علامه عبدالكيم سيالكوفي موالية بين ،علامه سيالكوفي موالية كا شارات زمانے کے آئمہ میں ہوتا ہے۔ امام فنون ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ماحب نظر بھی تھے۔آپ بیناوی پرانے حاشیہ سالکونی میں فرماتے ہیں۔

النبي مَا الله الملكيته واعد من الصورة البشريه الى الصورة الملكيته واعذ من جهريه ل (حاشيه سيالكوفي على البيعياوي:١٣٦) أيك صورت ريتي كه سيد عالم الطينيم اپی بشری صورت سے لکل کر اپنی صورت ملکیہ میں جلوہ گرہ ہوتے تھے اور جريل امن مَدائم سے وی ليتے تھے۔دوسری صورت بہے ان الملك انخلع من الملكيته الى البشريه حتى ياعنه الرسول (بحواله فدكوره) جريل علياته ملكيت سے بشريت كى طرف انخلاع كرتے اورسيد عالم الليكم أن سے وى ليتے تھے۔ ان دونوں صورتوں کا پس منظر ہیہ ہے کہ جب سرکار دوعالم الطیخ اسکیلے موتے تو جریل ملائل نوری شکل میں آتے اور سیدعالم اللی بشریت کوجدا کرکے نورانيت كى صورت ميں جلوه كر ہوتے ليكن جب آپ محابه كرام كى مجلى ميں تفریف فرماہوتے تو وی لینے کے لیے اگر صورة بشریہ سے دوسری صورت كيطرف انخلاع فرمات محابه كرام برشاق كزرتا اوروه پريشان موت كهمركار مالفيم كدهر من بي-

إس صورة من جريل عليته كوهم موتاكده انخلاع كري يعن صورة ملكبت سے بشریت کی طرف۔ جریل امن ملیاتھ نے عرض کیا کس صورہ بشربہ میں جاؤل تودحيه بلى كاصورت كوافتياركيا كيا-حديث شريف مل "رائيت جبريل فاذاالرب من رائيت په شبها د حيته (مكلوة:٨٥٥٨ ملممريف)

مدیث شریف میں ہے کہ جریل ملائل مجمی کسی اور شکل میں بھی آجایا كرتے تھے۔حضرت عائشہ ذالفہ افر ماتی ہیں ہم نے بھی دیکھا۔حضرت عمر ذالفہ فرماتے ہیں میں نے بھی دیکھا۔جب ملے محصے تو ہم نے یو چھا: پیمسافر بھی نہیں لکتے کہان کے جسم پرسفر کا کوئی اثر اور خبار وغیرہ بیں اور ہم انہیں پہلے سے جانے بحى نبيس بين _ توسيد عالم الطيئم في في فرمايا: بيرجر مل امين مَدائدًا عنه ، جووجي لي كر میرے پاس آئے تھے۔ (بخاری شریف جلداص۱۱) حقیقت محربی اللی اے بارے میں دو اشارے دیئے ہیں۔ اشارہ اس اعتبار سے ہے کہ موضوع کا جزوب-ورندريف صريحي باوراس عبارة النص كہتے ہيں۔ اب فلاسفه سے بوچے وہ کہتے ہیں کہ شنے کی حقیقت بھی بھی اُس سے جدا نہیں ہوستی۔ "الانسان لیس بانسان" بیقضیہ غلطہے ہم سب انسان ہیں۔ كيا بم سے كوكى بشريت سے انخلاع كرسكتا ہے؟ نہيں! ليكن فرشتے اورجن انخلاع كرسكة بين _فرشتكى يتعريف ، جسم دودى يعشكل باشكال مختلف "و ونوری جسم ہیں مختلف شکلیں بدلتے رہے ہیں، جن کی تعریف ہے "جسع نارى يتشكل باشكال مختلفة" بيآك سے بنے والاجم ہے جو مخلف محليس بدلتار بهتاب انسان حيوان ناطق ب بدا بي محل فبيس بدل سكتا بكك انسان بى رہے گا۔علامہ ملاعلى قارى عملية نے فرمایا: بشریت سیدعالم الفی تاری عملیہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ جدا ہوجاتی تھی، وہ آپ کی حقیقت نہیں ہے بیر مرکاردو عالم الطیم کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ اگر بشریت حقیقت ہوتی تو آپ سے بھی جدانہ ہوتی۔ کھ

الوك سركار دوعالم الثيام كالثيام كاحتيقت كاذكركرت موع عوارض بشريت كى بحث كرتے ہيں، يا غلط ہاور تاكيد غير ضروري ہے۔اس ليے كه بم آپ اللي كم بشریت کے منکرنہیں ہیں۔حضور علیہ التام کمانا مجی کھاتے تھے،شادیاں بھی فرمائیں ،اوراولا دمجی تھی، بیسب حق ہے کیونکہ بیہ بشریت کے عوارض ہیں اور اسكى ضروريات ومتعلقات ميں سے ہيں۔جب آپلباس بشريت ميں مول مے تو إن تمام تقاضوں کو بورا کریں سے لیکن ریمی دیکھوکون بشر ہے جوانی آنکھ سے فرشيخ كود كمير سكي عين ذات بارى كامشابده كرسك بلا واسطه خداس كلام كرسك اورسدرة المنتنى كوبلنديون كوعبوركرجائے۔

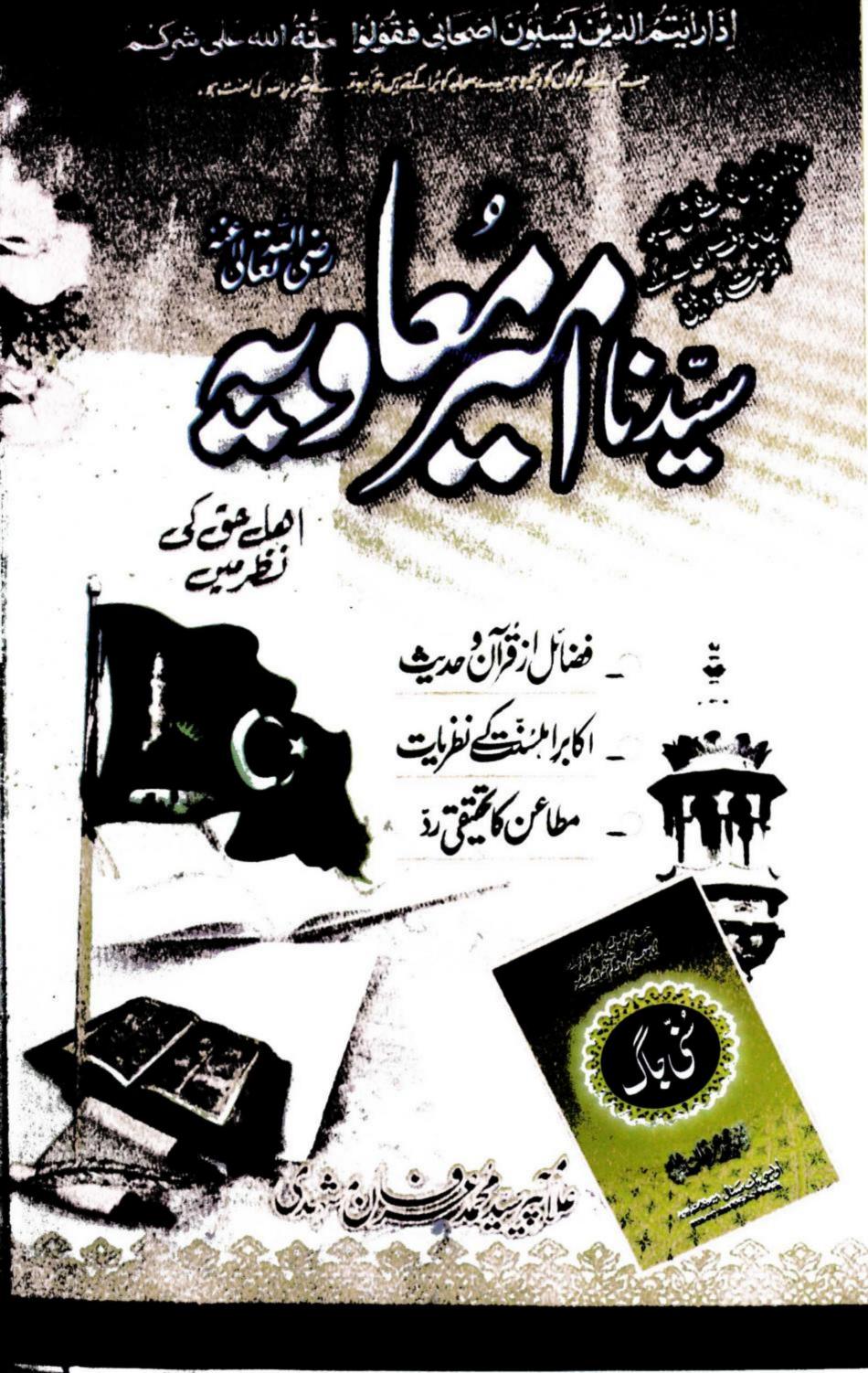
عوارض بشریت کی بات کرتے ہوتو متعلقات نورانیت کی بھی بات کرواور يم يرموك حضور الفيام فرمات بين: من في اين رب كوسين صورت من و یکھا ہے۔ بیرمقام محبوبیت ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی ذات کا مشاہرہ اپنے محبوب كالفية كم كوعطافر مايا- سيابلسنت وجماعت كي فكرب-

> قرآن ياك اورحديث شريف كي صحيح تعبير اہلسنت و جماعت ہی سمجھ سکتے ہیں

آج كل كجولوك بعظنة بمررب بين- بم البين دعوت فكردية بين كرآب کاسلدمر بوط وسلسل ہیں ہے۔ آپ نے زنجردیمی ہوگی، اس کی ہرکڑی دوسری میں ہوتی ہے۔ ہم جو مجھ میان کردہے ہیں بیای زنجیری ما ندہے، برعت نيس بكداس كاسلسله فداس كربندول تك كانجاموا بريكام الی ہے یا کلام رسول ہے یا پر کلام رسول کی وہ سے تعبیر ہے جوروایت مسلسل ومتواتر ومتوارث موكرمحابه كرام والثنؤس واسطه بواسطهم تك بيني ب_آب سے خاطب فقیر، اساتذہ کے واسطہ سے "جن میں اعلی حضرت پر بلوی میلیہ اور شاه ولى الله محدث د بلوى يُمنظه بين "رسول الله كالمينة الكرات نسبت وسنداورا جازت كے ساتھ حديث شريف عرض كرد ما ہے اور بيمتوارث مر يوط سلسلہ ہے جو يہاں ے لے کرسید عالم الطین کا کہ پہنچا ہے اور ہم نے بیات فخر کے طور پر بیان نہیں کی، بلکہ مقصد بیہ ہے کہ اُس وقت تک قرآن و**حدیث مجھ میں نہیں آ**سکتے جب تك كمكى كامل استاذ ، مرشد سے نسبت واجازت حاصل نه ہو۔اور نه بی قرآن كالمحيح تعبير آسكتى - يهال محدث كوظوى مولانا محد شريف عطيلة كالكها موا ايك واقعہ یادآ میا ہے ایک زمانہ میں کوٹلی لوہارال علم وعرفان کا مرکز تھا۔ بورے بنجاب سے استفتاء يہاں آتے تھے۔ آپ لکھتے بيں كہ مارے علاقے ميں ايك غیرمقلد تھا۔اس نے بیرحدیث پڑھی ان استجر فلیوتر اورمطلب پیسمجھا کہ جب مجى دهيله لوتو وترير مور حالانكه مطلب توبيه بكه جب بمي استنجاء كرنے لكوتو وملدليني من وتركرو-مولانا كوظوى ومنيد فرمات بي اكركوكي كي كمديث مں بیلفظنیں آئے۔لفظاتو موجود بیں ، مرجھنے کی ضرورت ہے۔ حعزات! ہمارا موقف ہیہ ہے کہ قرآن وحدیث مجھنے کے لیے رسول اللہ منافية كالبست اور محى محبت كى ضرورت ہے۔ بيدلازوال دولت حاصل ندموتو

انسان قرآن وحدیث کی مجے تعبیر کے قریب بھی نہیں جاسکتا۔ مرف ونحو کے علوم بری اعتادمت کیجے بیاتو کافروں کو بھی آتے ہیں۔"لارٹس آف عربیہ" اتن عربی بولتا تھا کہ عرب بھی جیران رہ جاتے تھے۔ حالانکہ وہ پورپین تھا۔ہم یمی کہتے ہیں۔ بیالل ظواہر قرآن وحدیث کی سیح تعبیر نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ بیررسول الله مالان کا اور سی محبت سے خالی ہیں۔قرآن یاک اور حدیث شریف کی مستحج تعبير ابلسدت وجماعت بي سمجه سكتے ہيں كيونكه ان كے دل رسول الله مالين كياكيكم كى سجی محبت کامرکز ہیں۔جن کامسلک افراط وتفریط سے یاک ہے۔جوبلاشبہامتِ وسط ہیں۔اعتقاد واعمال میں حسین اعتدال جن کاطرہ امتیاز ہے۔

◆◆◆綠◆◆◆





في المنظم عمر في المنظم المنظم

رفت مسلمه کے لیے عنوان نجان



شخ الحديث والنفير، پيرطريقت، رببرشريعت ترجمان مسلك ابلسنت

منظمة المحرع والمناه المالية

ن تاظم اعلى: مركزي جماعت المسدت ياكتان



marrat.com

جمله حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب بیرسید محمد عرفان شاه مشهدی افادات بیرسید محمد عرفان شاه مشهدی پروف دیدگی حافظ محمد رمضان اولیی با جتمام شیخ محمد روداولی تعداد 1100 مفات 32

ملنے کے پتے

حلالیه و صراط مستقیم پبلی کیشنز گجرات
کرمانواله بك شاپ لاهور / فیضان مدینه سرائے عالمگیر
مکتبه فکر اسلامی کهاریاں / رضا بك شاب گجرات
مکتبه مهریه رضویه کالج روڈ ڈسکه /دارالقلم سرائے عالگیر
جامعه محمدیه رضویه بهکهی شریف منڈی بهاوالدین
مکتبه رضائے مصطفے گوجرانواله /مکتبه الفجر سرائے عالمگیر
جامع مسجد خوشبوئے مصطفی شیر کوٹ تاضی حافظ آباد روڈ گوجرانواله
اویسی بُک سٹال گوجرانواله /817263018-0333

صراطمتنقیم پبلی کیشنز ، در بار مار کیٹ لا ہور

﴿فَهُرسْتَ﴾ صختبر ابتدائيه.... ۲- قرآن پاک کے تمام مطالب ومفاجیم کو جھناصرف اُسی ہستی كا خاصه ب جے اللہ تعالی نے اپنے كلام كى معرفت عطافر ماكى مو س- مجهدین کافکری اختلاف عیب نہیں حق ہے ۳- اعتقادی مجهد ۵- آئمهار بعه کا ختاه ف قرآن یاک کا اعجاز ہے..... ٧- امام اعظم موسيل كورسول الله من في ما تدويضويب. ۸-2- پیجان ابل سنت و جماعت 9-۸- تام اہلسنت وجماعت کی اہمیت..... 11-9- فرقه جربي 11-۱۰- فرقد قدریه 11-••••••• اا- مذہب اہلسنت وجماعت 11-۱۲- فرقه تشهیمیه 10-سا- عقيده ابلسنت وجماعت..... 10-۱۴- فرقه رفض..... 14-10- فرقه خوارج. 11-١٧- گئراہلسنت وجماعت...... 19-۱۸- الم سنت و جماعت کی دعو مقام مصطفیٰ مُن کی اللہ اللہ سنت کے نزویک. قرآن ياك اور مديث شريف كي صحح تعبير المسنت وجماعت بي سجمه سكتے ہيں

ابتدائيه

زير نظر كتاب معروف معنى مين تصنيف نهين بلكه يخيخ الحديث بيرسيد محرع فان مشہدی منظلہ العالی کی تقریرے، جوآپ نے رہے الاول شریف السامے میں سیالکوٹ میں فرمائی۔ یہی سبب ہے کہ اس میں سلاست ادب سے زیادہ آ ہنگ خطابت پایا جاتا ہے۔ مدت سے خواہش مقی کہ حضرت استاذ اپنی تحقیقات کو کتابی صورت میں لاتے ،اکثرنشتوں میں اس پراصرار بھی کیا مگراستاذمحترم کی تبلیغ دین وا قامت دین کےسلسلہ میں جانکاری وجگرسوزی ، ہمہنوع تدریسی وانظامی معروفیات ، تصنیف و کھیق کے لیے مطلوبہ فراغت کے لئے مانع رہیں بالاخراحباب کے مشورہ سے حضرت کے خطبات کی اشاعت کا پروگرام بنایا گیا مرآپ کی اخفاء پندطبیعت نے اس کی اجازت نہ دی عرصہ کے اصرار کے بعد تبلیغ وین اور تلاندہ کی دل فکنی کا خیال کرتے ہوئے آمادگی ظاہر کی۔اجازت ملتے بی آپ کی ایک تقریر شائع کی جاربی ہے۔کیسٹ سے طباعت تک کا مرحلہ طے کرنے میں محترم مولانا محد جمیل احمد مديق اورمولانا حافظ محمداشرف آصف كانعاون بمى شامل بـــ

حافظ محمراسكم قادري

بم اللدالرحلن الرحيم

رُ و كَذَالِكَ جَعَلْنَا كُمْ أَمَّةً وَسَطَأَكُنَ الله العَظِيْمِ (اللهُ العَظِیْمِ ()

قرآن پاک کے تمام مطالب ومفاجیم کو مجھناصرف اُسی ہستی کا خاصہ ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے کلام کی معرفت عطافر مائی ہو

قرآن وسنت کے احکام کی اقسام پر شمل ہیں ان سے مسائل اخذ کرنے

کے کے لئے نصوص قرآنی اور نصوص احادیث کے کی درجات ہیں۔ چونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس اعتبار سے قرآن پاک کے تمام مطالب ومغاہیم کو کماھۂ سمجھ لینا کسی عام انسان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ بیصرف اُسی ہستی کا کام ہے جے اللہ تعالیٰ خود اُسے کلام کی معرفت عطافر مائی ہے۔ عام اِنسان کے لئے کلام کی معرفت عطافر مائی ہے۔ عام اِنسان کے لئے کام اللہ اور احادیث نبویہ کا اُلیم کی معرفت عطافر مائی ہے۔ عام اِنسان کے لئے مطالب ومغاہیم میں سے پھے تھے لینا ظاہری علوم پر موقوف ہے۔ کلام اللہ اور احادیث نبویہ کا اُلیم کی مطالب ومغاہیم میں سے پھے تھے لینا ظاہری طوم پر موقوف ہے۔ کلام اللہ اور احادیث نبویہ کا اُلیم کی محرف سے دور کی زبان میں رہے، اور وہ ہمارے لیے اجنبی ہے، اسے جھنے کے لئے صرف سنحو سمعانی سے، اور وہ ہمارے لیے اجنبی ہے، اسے جھنے کے لئے صرف سنحو سمعانی سے، اور وہ ہمارے لئے اخبی ہے، اسے جھنے کے لئے صرف سنحو سمعانی سے، اور وہ ہمارے لیے اجنبی ہے، اسے جھنے کے لئے صرف سنحو سمعانی سے، اور وہ ہمارے لیے اجنبی ہے، اسے جھنے کے لئے صرف سنحو سمانی سے، اور وہ ہمارے لیے اجنبی ہے، اسے جھنے کے لئے صرف سنحو سمانی سے، اور وہ ہمارے لیے اجنبی ہے، اسے جھنے کے لئے صرف سنحو سمانی سے، اور وہ ہمارے لیے اجنبی ہے، اسے جھنے کے لئے صرف سنحو سمانی سما

بیان اور بدلیع جیسے علوم پڑھے جاتے ہیں اور پھراس کی خاص اصطلاحوں کو سجھنے کے لیے منطق وفلے فداور دیکرعلوم حاصل کیے جاتے ہیں۔ نہم قرآن وحدیث کی إس جدوجهد كى تاريخى حيثيت ديمهى جائة إس ميں كئى زند كمياں وقف نظر ہتى ہیں تب کہیں جا کر قرآن وا حایث کے مطالب ومفاہیم بھنے کی کچھ صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔لین قابل توجہ بات رہے کہ قرآن واحادیث کےمطالب کو کماھة ' سمجمنا اوركسي ايك مطلب برملت إسلاميه كے مجتدين كا جمع ہوجانا ممكن نہيں ہے، کیونکہ رہے محل قرآن کریم کا اعجاز ہے۔

اگر ہر عقل مندا پی عقل اوراسباب علم سے (جو کہ اوپر نہ کور ہوئے ہیں) ایک بی درجہ پرقرآن پاک جمع کرلے توبیعی قرآن پاک کی تو بین ہے۔اس کیے کہ قرآن پاک کے مطالب بڑے دقیق ووقع ہیں۔اس طرز پر ہرانیان کی عقل اورعلم برابرنبيس ب_للذا برصاحب عقل علم اين بهت كےمطابق قرآن یاک کے مطالب کو مجمتا ہے۔ یوں مجھتے کہ جیسے سمندر میں جولوگ غوط لگاتے ہیں وه الى مت كے مطابق اس موتى تكالتے بيں ايسے بى اصحابِ علم قرآنى علوم كے سمندر میں غوط الگاتے ہیں اور اپنی اپنی صلاحیت کے مطابق مطالب ومفاہیم كموتى بابرلات بيليكن تهدتك وبنجن كاكمال كسي كوحاصل نبيس ب، اكريكال مسى كوحاصل بي تووه بهاري آقا ورخدا كي مجوب محد مرسول الله مالاي الماكاتي ذات

مجہدین کافکری اختلاف عیب مہیں حق ہے

جب علم ،عقل اور مرتبے کا اختلاف وفرق ہرانسان میں موجود ہے تو پھر قرآن پاک کے متلط ومتخرج مسائل میں اور نصوص قرآنیکی تفہیم وتعبیر میں بھی يقينا فرق موكا _ البذا اكر خلوص نيت كے ساتھ قرآن مجيد ميس مجتدين غوركرتے ہیں اور تعبیر میں ان کے درمیان کچھفرق پیدا ہوتو اسے اختلاف مسلک کہتے میں اور بیعیب نہیں بلکہ حق ہے، اس لئے کہ اگر دُنیا میں ایک بی مسلک ہوتا۔ مجہدین کی ایک ہی تغہیم وتجبیر ہوتی تو اس کا مطلب سے ہوتا کہ ہر مخص کے ليے قرآن پاک كے كماهة مطالب باليناس كے بس كى بات ہے۔اس صورت میں کلام الله معجزه ندر متنا اور إس کی وه بلاغت اور مئوثریت ندر متی جواسے کلام الله ٹابت کرتی ہے۔

اس اختلاف کے ساتھ (جوکہ انسانوں کے درمیان ہے) مجتمدین نے قرآن ماک ہے۔ مسائل کواخذ کیا اور ایک جگہ انہیں جمع کیا وہ مسلک بن سکے۔ واضح رہے إن مسالك كاتعلق أعمال سے ہے۔ان فقهى طريقوں كو ماننے اوراس برعمل کرنے والے لوگوں میں سے مجھے شافعی کہلاتے ہیں ، مجھے حنبلی كبلاتے ہيں، کھ ماكل كبلاتے ہيں، اور كھ حقى كبلاتے ہيں۔

اى طرح مجولوك مجتد في المعتقد ات موت بين، جواعقاديات من

اجتهاد كرتے بيں اور مسائل كومتعط كر كے ايك جكہ جمع كرتے بيں ان ميں اعتقادى طور يرابلسنت من سے محماشاعره اور محماتر يديہ بيں۔

آئمهار بعه كااختلاف قرآن پاك كااعجاز ہے

فقديش عبادات ومعاملات كمسائل كوقرآن وحديث سيمتعط كرنے والعلق تمه أربعه، امام اعظم الوحنيفه ومنطقة المام ما لك بن انس منطقة المام احد بن حنبل وصليد من اورامام شافعي ومنطقة بين ان كامسائل كاخذ اورمستبط كرنے ميں اختلاف كوئى برى بات نہيں ہے۔ بلكة قرآن پاك كا اعجاز ہے كہ ہر ایک مجتمدنے اپنی فہم وفراست اور عقل کے مطابق قرآن وحدیث ہے مسائل کو

امام اعظم عن الله كورسول التصاليد في تائد وتضويب واضح رہے کہ میمرف علم وعقل کی رسائی اور پرواز نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ تائید ایز دی، تائید محری اور نور بھیرت بھی ہے جو مجتدین کرام کو خلوص نيت كيسبب حاصل موتى ب-بالخصوص امام الأئمد..مراج الامه...امام اعظم ابوحنيف وخالفة إس إنعام واكرام كماتهرب سي زياده نواز ي محد إس كا ذكر حصرت داتا من بخش على جورى ميند اين شهره آفاق تصنيف "كشف

فاني الصفت باشد ببقاء صفت پيغمبر سيسم وچوں برپیغمبر شہاللہ خطاصورت نہ كردد برآنكه بدوقائم بود نيز صورت

لكيردواير رمز لطيف است (کشف الحج ب مغیمر ۸۷)

آ کے استنباط واستحر اج میں اور آ کی قوت استدلال میں جہال آپ کے علم وعقل كاكمال ہے وہاں مير بات بھى ہے كہ جب آپ كسى مسكے كااستناط فرمات تورسول الله ما الله الله الله الما المعظم منديد كوهاصل موتى -

بهجان اہل سنت و جماعت

اس انداز سے جو جماعت اخلاص نیت کے ساتھ نصوص قرآنیہ اور حدیث شریف سے اجتہاد کرتی رہی اس کومحابہ کرام جنگفتہ اور تابعین جنگفتہ کے دور میں المسدد وجماعت كهاجا تار بإمحاح ستدمل صديث شريف موجود ہے-حضرت عبداللدين عمر فتأفيخ روايت كرت بي كه رسول الدرالي المالية ارشادفر مايا:

تفترق امتى على ثلث و سبعين ملئة كلهم في النار الاملة واحدة قالو امن هي يا رسول الله قال ماانا عليه واصحابي (مقلوة شريف المرزندي شريف الوداؤدشريف)

میری امت تبتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سبجہنی ہوں ہے۔ ممرایک جماعت نجات یائے گی۔ محابه كرام يهم الرضوان في عرض كيا: وہ کوئی جماعت ہے جونجات یائے گی؟ تورسول الدمالية المراهدة

وہ جماعت میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگی۔

بعض روایات میں یوں ہے

قالو ايارسول الله مَالِيُكُمُ ومن هم قال اهل السنة والجماعة

فقيل مااهل السنة والجماعة قال ما انا عليه واصحابي

(احياءالعلوم جلدنمبر اصفح الاائد اهعنة اللمعات صفحه ١٢١)

(غنية الطالبين صغير ١٩١١ حتياج طبري صغي نمبر ٩٠)

محابه كرام يهم الرضوان في عرض كيا: نجات يان واللوك كون

تورسول الله مَا الله عَلَيْمُ لِيهِ عَلَى إلى السنت وجماعت بين _

مجرعرض كيا كميا: المسسسة وجماعت كون بين؟

تو آپ الفیکار نے فرمایا: جومیر ہے محابہ کے طریقے پر ہو تکے۔

اس روایت سے بیمی معلوم موا کہ آخرت کی فوزو فلاح یانے والے المسنت وجماعت بي بين-

نام اہل سنت و جماعت کی اہمیت

بعض لوگ بیر کہتے ہیں''کیا اپنے آپ کومرف مسلمان کہلوانے سے کام نہیں چانا، اہلسنت وجماعت کہلوانے کی کیا ضرورت ہے؟" اصل بات ہیہ كبعض كم فهم لوكوں كو بردى غلطى لك كئى ہے كہ اہل سقت وجماعت اور اہل اسلام میں کوئی تباعد اور تفاوت ہے۔ حالانکہ ایسا ہر کرنہیں ہے۔ اہلسنت و جماعت ہی حقيقتا الل اسلام بين اورنجات والى جماعت بين-

آج كل كجهدلوك بيعنوانات پيش كررب بين كهم" جزل مسلم" بين-ہارا فرقہ بندی ہے کوئی تعلق نہیں۔ انکی بیفکر کملی مرابی پرمبنی ہے۔اس فتنے کی ابتدءابل قرآن يعنى مكران حديث نے كي تھى كہم ساده مسلم بين، اہلست نہيں ہیں۔ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ فکری اختلاف کوئی عیب نہیں ہے بلکہ ضروری ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کے بارے میں سب لوگوں کی قہم وفراست آیک نہیں ہوسمی کیکن معتقدات میں اختلاف ایک کے سواسب کو مرابی بلکہ کفرتک لے

تابعین کرام کے دور میں اعتقادی فتنے پیدا ہو۔

فرقه جربير

كلمه كولوكول مين أيك فرقه جربيه بناءان كاعقيده بيرتفا:

ان الفعل بقدرة الله وحدها وليس للعبد قدرة واختيار بل هو كالجماد (نراس مغريد)

بینک اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بی تمام انسانی افعال ہیں اوروہ خالق ہے بندے کے لئے کوئی قدرت اوراختیار نہیں ہے بلکہ بندہ جمادی طرح ہے للہذا انسان کے اراد ہے اور عزم کوفعل میں کوئی وظل نہیں ہے۔انسان مجور محض ہے۔اللہ تعالیٰ بی بندے سے سب کھے کروا تا ہے۔لہذا جب اللہ تعالیٰ معاذ اللہ سب کھے کروا تا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ سب کھے کروا تا ہے کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ سب کھے کروا تا ہے تو پھر تو اب وعذاب کا کیا مطلب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ بہلے بندے سے برائی کرائے اور پھر گناہ بھی اس کے حساب میں لکھ دے۔

فرقه قدريي

محراًن كمقابل بمن الكفرقة قدريه يداموا، ان كاعقيده يرتما ان الفعل بعددة العبد وحدها بلا ايجاب واضطرد (نراس مغير ٢٤)

بیک انسان این افعال کاخود خالق ہے کی طرف سے ایجاب واضطرار کے بغیر صرف اپنی قدرت سے تعل کرتا ہے۔ اللہ تعالی کو اسمیں کوئی قدرت نہیں ہے۔ اللہ تعالی کو اسمیں کوئی قدرت نہیں ہے۔

للذاجب بنده ايخ افعال كاخالق بها وجوض مغيره كناه كالجمي مرتكب مو وه خدا کے ابدی عذاب کا مستحق ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کمل طور پر اختیار دیا تواس نے اپنا اختیار برائی میں استعال کیا۔ اب الله تعالی اسے معاف جیس فرمائے كا بلكه وه دائماً جہنم ميں رہيكا۔

حَاصْل كلام: - اب ديكه جرب كوجرب كمنا يرا- كونكه بيفرقه انسان كو مجبور مص مجمتا ہے اور قدر ریکو قدر ریکہنا پڑا ، بیفرقہ انسان کوایے افعال کے لئے قادرمطلق تصور كرتا ہے۔جب بيدونوں كيفيتيں سامنے أكيس تومعلوم مواكه بي لوگ كلمه روعنے كے باوجود بعك محتے۔اس دور كےمسلمان جو يح راستے برتے اكرا پناتشخص صرف مسلمان ركھتے توان ممراه فرقوں سے ان كاكوكى امتياز ندہوتا۔ اس کئے کہ اسلام کے دعویدار تو جربیاور قدر می**جی منے تو پھر سے لوکوں** کی پہ<u>چا</u>ن کیا موكى؟ عهدِ تابعين من معتقدات من جن لوكول كى فكرميح ربى ، أنبيل المسدت وجماعت کے نام سے یاد کیاجا تارہا۔

مذهب اہل سنّت و جماعت

مجرونت كزرنے كے ساتھ ساتھ اكلى اعتقادى را منمائى موتى رہى۔امام ابوالحن اشعرى اورامام ابومنصور ماتريدى مينيز اللسنت وجماعت كامام موئ بي، انہوں نے محجے فکر پیش کی اور کھا:

والثدتعالى خالق لافعال العباد وللعبا وافعال اختيارية

(شرح عقا تدصفي نمبر ۲۰ تا۱۲)

افعال كاخالق اللد تعالى ہے حسن وجح اور ہراجھائی و برائی كاخالق بھی اللہ تعالی ہے اور بندہ ان افعال کا کاسب ہے اور بندے کواختیار دیا میاہے۔ اچھائی اور برائی سامنے رکھ دی گئی ہے اور اسے وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان بھی کرڈیا گیا ہے اب بندہ اسے ارادے سے ان افعال کا کاسب ہے، خالق نہیں ہے۔

جب بندہ اپنے اختیارے برافعل کر یکا عذاب یائے گا اور اگر اجمافعل كركاتوثواب يائكاربدا المستت وجماعت كالمرجب

اب ذرادوسرے درجے کی طرف آیے! ایک جماعت نے کہا کہ اللہ تعالی كاجهم ہاور بندے كےجهم كےمشابہ ہاس فرقه كانام "تعبيبية" تعارجن كا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالی بندوں کے طرح جسم رکھتا ہے۔ بیفرقہ بہت بڑا فتنہ تھا۔ آج تک اس کے اثرات موجود ہیں متعوفہ میں آج بھی فرقہ طولیہ موجود ہے۔ كياآب نبيں جانے كەجبلا ومختلف چيزوں كوسجدے كرتے ہيں اور عقيده ركھتے ہیں کہان میں خداہے بیفرقہ "تعمیہیا" کی مجری موئی شکل ہے جوآج بھی جہلاء

ليليد فرقه بيدا موا، وه فلاسفه تص_انهول

نے کہا کہ اللہ تعالی معطل ہو گیا ہے۔معاذ اللہ وہ قادرو مالک تھالیکن اس نے دس عقل پیدا کئے ان کی اصطلاح میں انہیں عقول عشرہ کہتے ہیں ان کے خیال میں عقل اول جرائیل امین ہے۔اللہ تعالیٰ کی جبرائیل کو پیدا کیا اور معطل ہو کیا۔ ووتشبيهي كاعقيده بيتما

> "هو جسم كسائر الاجسام جالس على العرش (نبراس مفيرا ١٤)

الله تعالی اجهام کی طرح ایک جسم ہے، جو کہ عرش پر بیٹھا ہے ان میں ابن تیمیہ بھی تھا۔اس نے اپنے فاوی میں میہ بات واضح طور پرلکھ دى ہے كه" أكر حمل عكى الْعَرْشِ اسْتُولى "(طاركوع نمبروا) آيت فدكوره متثابهات سے ہیں ہے یعنی اللہ تعالی اس طرح عرش پر بیٹھا ہے جیسے بندہ کرسی پر بیٹھتا ہے۔ابن تیمیہ کی ای فکر کی روشنی میں بعض علماء دیو بندنے بھی ہیہ کہہ دیا کہ الله تعالی جب کری کی طرح عرش پر بیشتا ہے تو وہ اُسکے وزن سے چرچرانے لگتا

عقيده اہل سنت و جماعت

المستنت وجماعت نے کہا کہ اللہ تعالی واجب الوجود ہے اور تشبیہ سے منزہ ہاورکہاکہ فعال لما ہربد(یارہ نمبر ۳۰ سورة بروج)جوجا بتاہے وہ کرتاہے يعكم مايشاء جوجابتا بحم ديتاب، ومعطل بيس ب_كائنات كذرك

ذرے کا مالک ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر کوئی شئے حرکت نہیں کرسکتی تعطیلیہ کی فكرك ساته ساته السنت في "تعييب" كاردجي كيا كه جوجم موكا وه محدود موكا اوراسكى قيودمجى مول كى اوراس كے ليے جہت،مكان اورزمان كاتحقق بھى موكا_ للندا الله تعالیٰ کی ذات کے متعلق بیقصورات محض باطل ہیں بلکداس کی شان بیہ إلى حدو لا يتصور ولا ينتج ولا يتغير تعالى عن الجنس والجهات" (سلم العلوم) وهجهت وسمت اورقيدوتركيب سے ياك ب_اس كى ذات ندتصور میں آسکتی ہے ندمتغیر ہوسکتی ہے۔ وہ حدسے یاک ہے، بلکہی وقیوم ہے۔ازلی..ابدی..برمدی ہے۔وہ قائم ہے۔اس کے لئے کوئی زوال نہیں ہے اوراس کامشابہ می کوئی نہیں ہوسکتا۔ بیالل سنت و جماعت کی فکر ہے۔

حَاصْل كلام: -ابغورفرماية ايك طرف فرقة "تعييبية" بول دوسرى طرف فرقه " تعطیلیه" موں اور جم کہیں کہ ہم تو مسلمان ہیں توبیمرا و فرقے کہیں مے ہم بھی مسلمان ہیں کیونکہ کلہ تو ہم بھی پڑھتے ہیں۔حالانکہ "تشبیبیہ" خدا کوجسم مانة بين اور" تعطيليه" خدا كومعطل مانة بين-اب ابل حق اوران باطل غداہب میں امتیاز کیا ہے؟ کہ جس سے اہل جن کا تشخص قائم ہوسکے، جن کے نزد يك الله تعالى ندجم إورنه عطل ب بلكه واجب الوجوداور "فعال لما يسدس" - پيچان اورا مياز كے لئے ايك بات سامنے كئ جوآج بحى اجاح محرى اوراتباع محابداور جماعت يرقائم بين وه ابلسنت وجماعت بين-

اب ذراآ مے چلئے جب رفض وخروج كافتنه پيدا موا، رافضي حضرت مولاعلى شرخدا طالع كوفدا كمن ككم، ايسافرقه مارے مك اورد يكر كئ ممالك من آج بعی موجود ہے۔ اہل تشیع میں اس کونومیری فرقہ کھا جاتا ہے بیالوگ اب بھی حضرت علی اللیٰ کوخدا مجھتے ہیں۔انہیں مجدہ کرتے ہیں ان لوگوں نے شیرخدا كى تشبيد بنائى موكى بادراس بحده كرتے بيں۔ ا ثناعشربدرافضی تو یہاں تک چلے مجے ہیں کہ حفرت آدم مَليْديم كو جنت سے اس لئے تكالا كميا كه انہوں نے حفرت على الليم كي على الله الميانا -

حعرت ابراميم خليل الله مَدِيائِي كوآك بن اس لتے والا مياكه وه حعرت علی داللہ کے مرتبے کوئیں سمجھتے تھے۔

ای طرح حفرت ابوب ملیانیم پر بیاری کا ورود اور حفرت بونس ملیانیم کا مچھل کے پیٹ میں جانا بھی مرتبہ کلی کوئد پہچانے کے سبب سے ہے (امول کاف) اوربيعقيده بمى ركعت بين كماصل من حامل وى تو حعرت على الليوعي متع _حعرت وى كے آئے۔ اس رافعنی فرقد كے مقابلے میں خارجی فتنه پيدا ہوا۔ بياوك معزت علی والمن كوسلمان على بيل مانة _ (فيص الاسلام شرح في البلاغة مطبوعة تبران)

فرقه خوارج

خوارج كے نزد كي معزت على والفي معاذ الله اس كے مسلمان نبيس ميں كه انہوں نے اللہ تعالی کے سئے ہوئے فیلے پر بندوں کوفیصل بنایا اور خدائی فیلے کورد كرديا كماللد تعالى نے ان كے حق ميں خلافت كا فيصله فرماديا تعالىكىن انہوں نے حضرت امير معاويد والثنؤ كے ساتھ تنازع من حضرت ابوموى اشعرى والثنؤ اور عمروبن عاص والثيرة كوهم بنايا - بيخداك كتي بوئ فيلے سے انحراف ہے - البذا معاذ الله حضرت على اللغيَّة مسلمان بى نبيس بيں۔ جب كه ابلسنت و جماعت كے نزد كي حضرت على واللي الله كے بندے بيں اور اولياء اللہ كے پيشوا بيں۔ حَاصْلَ كلام: - آب خود فيمله كريس كه رسول الله كالمُعْلِمُ اور محابه كرام سيهم الرضوان نے جوعنوان (اہلسنت و جماعت) ہمیں دیا وه صرف ہاری ایک عام ضرورت ہی نہیں بلکہ ہم اس کے بغیر چل ہی نہیں سکتے ، ورنہ ہماری کوئی پیجان عی نه موکی۔

ڈراسوچ کے بتا کیں؟ جربیاور قدریہ میں سے آپ کون ہیں؟ ''تھیمیہیہ'' اور ''تعطیلیہ'' میں سے آپ کون ہیں؟

روافض اورخوارج میں ہے آپ کون ہیں؟ اگر کہیں ہے ہم ' جزل مسلم'' ہیں تو وہ بھی کہیں ہے ہم بھی ' مسلم'' ہیں۔ان کے اور آپ کے درمیان ' مسلم'' کہلانا' 'مابدالاشتراک' ہے،اگر' 'مابدالاشیاز'' ہے تو وہ اہلسنت و جماعت ہے۔ اس سے تیز ہوجائے گی کہ کون لوگ ہیں جن کے نزدیک کلام اللہ کے قطعی اور يقيني احكام پراورا حاديث طيبه جوكه طعي يقيني اورمتواتره بيں پرعمل يقيني اور لازي

فكرِا ہل سنّت و جماعت

ليكن قرآن وحديث كي مطالب مجهنے كے ليے اجماع محابہ ومجہدين الكافظة كو مانا مرورى ہے كيونكداس كے بغيرتم قرآن وحديث عام لوكوں كے ليمكن نبيں ہے۔جيسا كەپہلے عرض كيا جاچكا ہے" ہمارا بيعنوان اصحاب ظواہر کے مقابلے میں جامع ہے۔ہم امت کے اجماع وقیاس کو مانتے ہیں لیکن ظواہر نہیں مانتے''۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں امت پر اعتاد نہیں ہے اور پیر سراسرتاانصافی ہے۔

آپ ذراغور فرمائيس كه عدالتول مي فيلے مورب بيں جج فيعله ساتے ہوئے ازیں متم دوسرے جے کے فیصلے کو استشہاد بنا تا ہے عربی میں اسے" تناظیر" کہتے ہیں۔اس استشہاد میں جسٹس درگا پرشادتک کا فیصلہ معتبر مانا جاتا ہے۔ امحاب ظوا ہر کے لیے یہ بہت برا چیلنج بھی ہے کہ قانون دان طبقے کے لیے سابق جسٹس اور قانون دان کا فیصلہ قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔ بجے اسے بردے رعب وقار کے ساتھ عدالت میں بیٹھ کربطور استشہاد پیش کرتا ہے۔اب یہاں کتے ظلم کی بات ہے کہ ہم مدیث کی عبارت پڑھیں سے لیکن اس کی تفریح کسی مجہد کی

(زبان سے بیں سنیں سے۔ کیاساری امت غیر معتبر ہوگئی ہے؟ کیا معرت فاروق اعظم والني كافيملجسس كيفيل كرارجي بيس بي كياام اعظم ميندك فوی جسس درگایرشاد کے نیلے کے برابر بھی نہیں ہے؟

جب قانون کی کتابوں میں جے حضرات کے فیصلے سند کی حیثیت رکھتے ہیں تو اہلسنت وجماعت بجاطور بردعویٰ کرسکتے ہیں کدامت مسلمہ غیرمعترنہیں ہے بلکہ اس كا اجتها داجهاع اورقياس معتبر بيكونكه الله تعالى فرماتا ب وَيُعْيِعُ غَيْرَ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ نُولِهِ مَا تُولَى وَ نُصْلِهِ جَهْنُمَ" (سورة نساء ركوع نمبر١٧)

یعنی جومومنین کےخلاف رستہ اپنائے گاتو ہم اُسے ای پر پھیردیں مے اورجہنم میںاسے مجینک دیں گے۔

قرآن یاک کے اس واضح إرشاد کے بعدہم فیملہ کرسکتے ہیں کہ احادیث نبوبيك بعداجماع امت اورقياس مجتدين بحى معترب ادرامت كي ليسندكا درجدر كمتاب بيابلسنت وجماعت كالكرب

أيك غلطهمي كازاله

ایک بات یمان قابل ذکر ہے کہ کھے لوگ اس وہم میں جلا ہیں کہ ہم ر مع ہوئے ہیں ان کی خدمت میں بیمشورہ ہے کہ وہ حضرت واتا ہے ؟ جوری میلید کے دربار پر مرفعل مجراتی کاکھا ہوا بیشعر پرمیں۔ سو كتابال صاحب نظرال كولول يرميس بمانوي اکھ دے اکسبق دے اوہ نال نہ موون ساتویں

اگردعوی علم ہے تو بتا نا پڑے گاتمہیں صرف بنجو .. بغت ... ادب ... بدیع ... معانی ...اور بیان وتغییر میں مہارت ہے؟ جواب یقیناً تفی میں ہے۔اگر اثبات میں ہوتو پر بھی بھلائی ای صورت میں ہے کہ سی صاحب نظری نگاہ کا شکار ہوجاؤ،اس سے بصیرت پیدا ہوگی رواین علوم پڑھ لینے سے قبی آ تھ میں بینائی پدائیں ہوتی ، بلکہ اس کے لیے کی اللہ والے سے نبست جوڑ کر فیضان لینا ضروري ب- امام اعظم الوحنيفه وينافذ اور حعرت في عبدالقادر جيلاني وينافذ فرماتے ہیں بہت کچھ پڑھالیکن بصیرت کی آنکھ تب کملی جب بھٹے کے ساتھ تعلق قائم ہوگیا۔ بیفراہلسنت وجماعت کی ہے۔ پچھلوگ بیا کہتے ہیں کہ قرآن ہمارا استاذ ہے اور حدیث ہاری پیر ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بدیات اپنی جگہ پروُ رُست ے- مرمولانا روم میند ایک نعیب آموز حکایت میان فرماتے بیں جوخصوصاً اصحابہ ظواہر کے لیے درس نافع کی حیثیت رکھتی ہے۔مولانا روم فرماتے ہیں کہ ایک آدی نے تیراکی کا قانون پڑھااوروہ تیراکی کے فلنے کو بچھ کیا کہوزنی ہونے كے باوجود انسان يانى بركيے تيرتا ہے۔ ايك دن وہ وريا بر كيا اور يانى ميں چىلانك نگادى جب دە يانى مىل كېنچا تو ۋو بىن نگا،قرىب بى ايك ملاح تغاراس نے ہمت کے ساتھ اسے پانی سے باہرتکالا۔اب اُس کا پید پانی سے تھا۔ دبانے سے اس معیبت سے نجات کی۔ مجرطاح نے کھا: ارب یا

تحجے تیرتائیں آتا تفاتو تونے دریامیں چھلاتک کیوں لگائی ؟ اس نے کہامیں نے بہلے تیراکی کا فلسفہ مجھ لیا تھا اوراس بارے میں ڈاکٹر فورڈ کی وضاحتیں خوب سمجھ لی تھیں۔توملاح نے کہا یہاں ڈاکٹر فورڈ کی کتابیں کامبیں دیتیں۔ پہلے ملاح کے تعبر کھاؤ پر تہیں تیرا کی کا پہتہ جلے گا۔ میں نے ایک کتاب بھی نہیں پڑھی کیکن اب میرانظارہ دیکھوملاح نے ایک طرف سے دریا میں چھلا تک لگائی دوسری طرف لکل ممیا۔اس نے کہا تھے بیمہارت کہاں سے حاصل ہوئی ہے؟ ملاح نے کہامیں نے اس میں اپنے باپ سے جو تیراکی میں ماہر تھا مار کھائی ہے۔ اگرتم بھی سمى أستاذاور پيرے مار كھالوتو تيراكى ميں مہارت حاصل ہوجائے كى مصرف فلفه سے مجمد حاصل نہیں ہوگا

امحاب ظواہر سے یا دکرتے ہیں کہ مرفوع کیا ہے،مقطوع کیا ہے،حسن لغیرہ كياب،اورحن لذائة كياب ليكن مجم بدنه بطي كاجب تك كسى كالمعلم ورس نہ حاصل کرلیں۔ ' ذکر خیر'' کے مصنف حضرت محبوب عالم فرماتے ہیں کہ میں انبالہ شہر میں حدیث پڑھار ہاتھا۔ایک حدیث پڑئی تو میرے مرشدسائیں توكل شاہ انبالوى ميند جوكے ياس بينے موئے تھے۔آپ نے فرمايا بيصديث سی خیرہ ہیں ہے۔آپ فرماتے ہیں، میں نے حاشیہ وغیرہ دیکھا، اور عرض کیا ہی مدیث سی ہے۔ آپ نے پر فر مایا: بیر صدیث سی نہیں ہے۔ حضرت مجوب عالم مطالة فرمات بين، من في " "ميزان الاعتدال" " تهذيب " اور" اساءالرجال كى ديكركمابول كامطالعه كيا ، كار جمع ينة جلاكه بيفرورجه

سے جہنیں ہے بلکہ ضعیف ہے۔ دقتی مطالعہ کے بعد مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو میں رویدا ، اور این مرشد کی خدمت میں عرض کیا: آپ تو عربی یو مے ہوئے نہیں ہیں،آپ کو کیے پنہ چلا کہ بیرحدیث مجھے نہیں ہے۔حضرت سائیں تو کل شاہ انبالوی میلد نے فرمایا: تم نے اس سے پہلے بھی صدیث برحی ہے، میں نے جب تمهارے منہ سے أسے سنا تو تمهارے منہ سے ایک نور لکلا لیکن تم نے جب برحدیث پرهی تو وه نورظا مرنبیس مواتم نے کتابیں دیکھیں، ہم نے کوئی کتاب نہیں دیکمی ، ہاراسید حاسادا تجربہ اور مشاہرہ ہے کے جب رسول الله ماللی فیا کے كلمات طيبات كى كمنه سے نكلتے بين توساتھ بى نورى شعاعيں بمى نكلتى بيں۔ جبتم نے بیرحدیث پڑھی تو نورنہ لکلااور میں مجھ کیا کہ بیرحدیث مجے نہیں ہے۔

اہلسنت و جماعت کی دعوت

امحاب ظوا ہر کے لیے خصوصاً قابل فور بات ہے کہ علم صرف کتا ہوں سے نہیں آتا بلکہ اہل اللہ کی نظرے پیدا ہوتا ہے۔ ہم عشق محض کی دعوت نہیں دیتے كے مجدوب موجائي ، شريعت كا جامدا تار يجينك اور موش وحواس كمو بينے ، اى مرح بم عقل محن کی دعوت بھی نہیں دیتے کہ محدوز ندیق ہوجائے کہ روحانیت، عفق اور محبت سے خالی موجائے بقول علامه اقبال بجمى عفق كى آك اندمير ہے ملال نيس راكه كا دهر ب

ليني طهر و زنديق بن كرفك بن جائية اورعم محض كويديثوا بنا ليج بلكه المسنت وجماعت كى دفوت بيب كمشق محن كوترك يجيئ اورعقل محن كوبعي ترك سيجيئه بلكم عثق وعثل كوساته ساته ركميئه ، تاكه انسان نه بي غيرنا فع مو اورنه بی طحدوزندیق مورابلتت کی اس متعوفان فکرکا حاصل بیرے که وظوت درامجمن والمجمن درخلوت "اس فكريس جارے پيشوا ومقتراحضرت مجددالف ان من احد مرمندي فاروقي مينيه بير-اكراب اس فكركو چوز دي توايك معطل فردین جائیں سے۔موج میں آکر چھالوگ آپ سے کہیں ہے، جلے کانے ، مگر رسول الد الد الد الد الى حيات من كنف يط فرمائ بير-آب" غارحرا" من كے ساتھ أمت متعلق موكى تو آب نے بيظوت چور دى۔ اور آپ كالليكم نے بي ارشادفرمایا:

قليه واحد اشد على الشيطان من الف عابد (مكلوة شريف ١٠٠٨ تنى شريف ١٠٠١ ان اجر) كمعابدك بزارنوافل برعالم كاليك لحد بعارى ب · اس کیے کہ عابد کی عبادت خاص اُسی کوفائدہ دے گی ، عالم کاعلم مفید خلائق موكا_اب اس مسئله من خور فرمايج، بيدوه وفت تفاكه جب رسول الله فالله وامت كمتعلق احكام عطاليس موئے تھے۔

مقام مصطفی منافید المال سنت کے نزد یک

اس من جھے ایک بات یادا می صنور فائلا کی حقیقت کے حوالے سے، اگر چەموضوع سے خارج ہے، لیکن من وجدوافل ہے۔

المام بخاری محطیر نے "مجمع بخاری شریف" میں پہلاباب" کیف کے ان بَدُهُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مِنْ الْكُومِ اللَّهِ مِنْ الْمُؤْمِ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّه

جس میں تیسری مدیث یاک ہے۔

حَتَى جَانَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرْآءٍ فَجَانَهُ الْمَلَكُ فَعَالَ إِثْرَا قَالَ مَا آنا بِعَارِيءٍ قَالَ فَأَعَلَنِي فَعُطَيِي حَتَّى بِكُمْ مِنِي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَعَالَ الْحَرَا قُلْتُ مَاآنا بِعَارِي فَأَحَنَدِي فَعَطِّيق الثَّالِيةَ حَتَّى بِكُمْ مِنِي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي قَعَالَ اقْرَأَ فَعُلْتُ مَا آنا بِعَارِيءٍ قَالَ فَأَخَذَتِي فَغَطَّنِي الْعَالِعَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَعَالَ الْوَرَأُواسِم رَبِّكَ أَلَذِي عَلَقَ عَلَقَ الْوِنسَانَ مِنْ عَلَقِ إِقُوا وَرَبُّكَ الْأَكْرَامُ فَرَجُعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ كُالْكُمْ اللَّهِ مَا أَيْكُمْ الله

(بخاری شریف جلدا: مدیث نبر۳)

حضور والملائم غارحرا من تقرآب الملائم كي ياس حعرت جرائل ماياتها آئے اورکھا پرموا ہرکارفر ماتے ہیں کہ شنیس پرموں کا بعض لوگ "ما الما بعادنی" کابرترجمه کرتے ہیں کہ میں بین بڑھ سکتا ما میں بڑھا ہوا، جو کہ مجمح جیں ہے۔ ملک معجم ترجمہ بیہے۔ کہ میں جیس پرمعوں کا بعن منتقبل والامعن ہے،

اجیے معرت بوسف مَلِيدي كے بما تيول نے معرت ليفوب مَليدي سے كما تمار "ماانت بمومن لنه" (سورة يوسف ياره نمبرا) كرآب بم يريقين فيس كري ے۔ای طرح تجدید ملے کے لئے مدینہ آکر ابوسفیان طالتی نے حضرت ابو بمر مديق والني سيكاتفاكة مان بفاعل" (سيرت ابن بشام) من بيكام بي كروكا_ان فدكوره مثالول مين" مومن"اور" فاعل" كامعنى مستقبل والاب-ایسے بی قاری کامعنی بھی یہاں مستقبل والاہے بعن میں نہیں پر موں گا۔ ابن تجر فرماتے ہیں کہ یہاں ہے معلوم ہوتا ہے کہ جرائیل امین علیاتی پررسول الدمالينیم كى حقيقت كتمام درواز ينبيل كطين كيونكرآب فرمات بين "اخذنى جهداليل فغطني" جرائيل مَلِينِهِ ن جمع بكِرُليا پُر جمع بعينيا - إيك مرتبه جرائل مَدينهان يكراسني الكاكردبايا اورجور ديا- بحركها يرموا مركار الفينم نے فرمایا میں نہیں پر موں گا۔ سرکار دوعالم الفیکی فرماتے ہیں۔ محرجرائیل علیات نے مجھے پکڑا أور دبايا۔ پرجمور ويا۔ اور كها: يردعو! من نے كها: من جيس يردعول كا جرائك امن عديده في عجم عركا، دبايا، ادر كرجم وديا-كها: يرموامل ن كها: من بين يرون كا يجرجراتك منايس في كما" إقد أباسم ربتك ألذي عَلَقَ "توحضور المُعْيَالِيد من بيل يهال عيشروع فرمايا اور" عَلَّمَ أَلَا نُسَانَ

اب فورفر ما يي حضورا كرم الطين فرمات بين: جرائيل نے جب بهلى مرتبه كار ااورد بايا تود اعد مدى الدجد "ان كى مشقت انتاكو بي كار و بانا تو

حضور الليكم كومتوجه كرنے كے ليے تھا، كيكن سيدعالم مالليكم كى قوت كا كيا حال ہے، سیدالملا تیکہ آپ کود بانے میں مشقت افغاتے ہیں۔اگر پچھلوگ کہیں کے ذکورہ عبارت كو اخذ منى الجيد بهى يرهاجاسكا ہے۔ ليني فاعل مواس صورت من مشقت حضور عليظ المام كو موكى مجردونون قرأتون من فرق كيے موكا؟ اس کے حل کے لیے مولا نا احماعلی محدث سہار نپوری کی خدمت میں چلئے جو کہ ثناء اللہ امرتسری حضرت پیرمهرعلی شاه کولز وی میند مولا ناومی احد محد مصورتیاورسیدد بدارعلی شاہ محدث الوری میشد کے اُستادیں۔انھوں نے جو بخاری اینے ہاتھ سے کعی ہے، اسمیں انھوں نے الجد کے دال پرز پر لکھی ہے۔ میں نے خوداً سے پڑھا ہے۔ لکھتے ہیں کہ انسب ترکیب مفول بر پڑھنا ہے۔ اس لیے کہ تكليف جرائيل امن مليائي كو پنجى ہے۔ اگر رسول الد كالليكم كو تكليف پنجى تو آب بہلی دفعہ بی پڑھ جاتے۔معلوم ہوا کہ جبر مل طالئیں کا مشقت میں ڈالنا كامياب ندرما اورآب كوتكليف ندينجي - حالاتكه جريل مَلائليم سيد الملا تيكه اور امل نور بين مرسيدعا لم فالفيام كي قوت كابيعالم هيكه جريل علياني كوبعي مشقت ا مخانا پڑی۔ واضح رہے کہ محدث سہار نیوری نے تربیش (۱۳) سال مدیث يدمانى ہے۔اب ہم أس فحصيت كى بات كرتے ہيں، جو يورے بنجاب كى يجيان تنع، وه حضرت علامه عبدالكيم سيالكوفي موالية بين ،علامه سيالكوفي موالية كا شارات زمانے کے آئمہ میں ہوتا ہے۔ امام فنون ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ماحب نظر بھی تھے۔آپ بیناوی پرانے حاشیہ سیالکوئی میں فرماتے ہیں۔

النبي مَا الله الملكيته واعد من الصورة البشريه الى الصورة الملكيته واعد من جهريه ل (حاشيه سيالكوفي على البيعياوي:١٣٦) أيك صورت ريتي كه سيد عالم الطيني اپی بشری صورت سے لکل کر اپنی صورت ملکیہ میں جلوہ کرہ ہوتے تھے اور جريل امن مَدائم سے وی ليتے تھے۔دوسری صورت بہے ان الملك انخلع من الملكيته الى البشريه حتى ياعنه الرسول (بحواله فدكوره) جريل عَلَيْكِمْ ملكيت سے بشريت كى طرف انخلاع كرتے اورسيد عالم الليكم أن سے وى ليتے تھے۔ ان دونوں صورتوں کا پس منظر ہیہ ہے کہ جب سرکار دوعالم الطیخ اسکیلے موتے تو جریل ملائل نوری شکل میں آتے اور سیدعالم اللی بشریت کوجدا کرکے نورانيت كى صورت ميں جلوه كر ہوتے ليكن جب آپ محابه كرام كى مجلى ميں تفریف فرماہوتے تو وی لینے کے لیے اگر صورة بشریہ سے دوسری صورت كيطرف انخلاع فرمات محابه كرام برشاق كزرتا اوروه پريشان موت كهمركار مالفيم كدهر كن بي-

إس صورة من جريل ملياتي كوهم موتاكده انخلاع كري يعن صورة ملكيت سے بشریت کی طرف۔ جریل امین ملیاتھ نے عرض کیا کس صورہ بشربہ میں جاؤل تودحيه بلى كاصورت كوافتياركيا كما مديث شريف مل "رائيت جبريل فاذااقرب من رائيت به شبها د حيت (ملكؤة: ٥٥٨ ١٠٠٠ مسلم شريف)

حدیث شریف میں ہے کہ جریل ملائل مجمی کسی اور شکل میں بھی آجایا كرتے تنے۔حضرت عائشہ ذالغ في فرماتی ہيں ہم نے بھی ديکھا۔حضرت عمر دالفيز فرماتے ہیں میں نے بھی دیکھا۔جب چلے محصے تو ہم نے یو چھا: پیمسافر بھی نہیں لکتے کہان کے جسم پرسفر کا کوئی اثر اور خبار وغیرہ بیں اور ہم انہیں پہلے سے جانے بحى نبيس بين _ توسيد عالم مَنْ اللِّيمْ في في إن يهجر مِل المِن مَدِينَ اللَّهِ مَنْ ، جووى ليكر میرے پاس آئے تھے۔ (بخاری شریف جلداص۱۱) حقیقت محربی اللیام کے بارے میں دو اشارے دیئے ہیں۔ اشارہ اس اعتبار سے ہے کہ موضوع کا جزوب-ورندريف صريحي باورات عبارة النص كہتے ہيں۔ اب فلاسفه سے بوچے وہ کہتے ہیں کہ شنے کی حقیقت بھی بھی اُس سے جدا نہیں ہوستی۔ "الانسان لیس بانسان" بیقضیہ غلطہے ہم سب انسان ہیں۔ كيا بم سے كوكى بشريت سے انخلاع كرسكتا ہے؟ نہيں! ليكن فرشتے اورجن انخلاع كرسكة بين _فرشتكى يتعريف ، جسع دودى يعشكل باشكال مختلف "و ونوری جسم ہیں مختلف شکلیں بدلتے رہے ہیں ،جن کی تعریف ہے ہے "جسع نارى يتشكل باشكال مختلفة" يآك سے بنے والاجم ہےجو مخلف فتكليس بدلتار بهتاب انسان حيوان ناطق ب بدا بي شكل نبيس بدل سكتا بكك انسان بى رہے گا۔علامہ ملاعلى قارى موليد نے فرمایا: بشریت سیدعالم الفی تاری مولید جدا ہوجاتی تھی، وہ آپ کی حقیقت نہیں ہے بیر مرکاردو عالم الطیم کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ اگر بشریت حقیقت ہوتی تو آپ سے بھی جدانہ ہوتی۔ پچھ

الوك سركار دوعالم الثيام كالثيام كاحتيقت كاذكركرت موع عوارض بشريت كى بحث كرتے ہيں، يا غلط ہاور تاكيد غير ضروري ہے۔اس ليے كه م آپ الليكم كى بشریت کے منکرنہیں ہیں۔حضور علیہ التام کمانا مجی کھاتے تھے،شادیاں بھی فرمائیں ،اوراولا دہمی تھی، بیسب حق ہے کیونکہ بیہ بشریت کے عوارض ہیں اور اسكى ضروريات ومتعلقات ميں سے ہيں۔جب آپلباس بشريت ميں مول مے تو إن تمام تقاضوں کو بورا کریں سے لیکن ریمی دیکھوکون بشر ہے جوائی آنکھ سے فرشية كود كير سكيمين ذات بارى كامشابره كرسك بلا واسطه خداس كلام كرسك اورسدرة المنتني كوبلنديون كوعبوركرجائے۔

عوارض بشریت کی بات کرتے ہوتو متعلقات نورانیت کی بھی بات کرواور يم يرموك حضور الفيام فرمات بين: من في اين رب كوسين صورت من و یکھا ہے۔ بیرمقام محبوبیت ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی ذات کا مشاہرہ اپنے محبوب كالليكم كوعطافر مايا- بيابلسنت وجماعت كي فكرب-

> قرآن ياك اورحديث شريف كي صحيح تعبير اہلسنت و جماعت ہی سمجھ سکتے ہیں

آج كل محولوك بعظنة بمررب بيربهم البين دعوت فكردية بين كرآب کاسلدمربوط وسلسل بیس ہے۔آپ نے زنجردیمی ہوگ،اس کی برکڑی دوسری میں موتی ہے۔ہم جو کچھ میان کردہے ہیں بیای زنجیری ما ندہے، برعت نيس بلكاس كاسلسله فداس كربندول تك كانجاموا بريكام الی ہے یا کلام رسول ہے یا پر کلام رسول کی وہ سے تعبیر ہے جوروایت مسلسل ومتواتر ومتوارث موكرمحابه كرام والثنؤسة واسطه بواسطهم تك بيني ب_آب سے خاطب فقیر، اساتذہ کے واسطہ سے "جن میں اعلی حضرت پر بلوی مطلبہ اور شاه ولى الله محدث د بلوى مُصِينات مين "رسول الله كالمُقِينات تسبت وسنداورا جازت كے ساتھ حديث شريف عرض كرد ما ہے اور بيمتوارث مر يوط سلسلہ ہے جو يہاں ے لے کرسید عالم الطیخ الک پہنچا ہے اور ہم نے بیات فخر کے طور پر بیان نہیں کی، بلکہ مقصد ریہ ہے کہ اُس وقت تک قرآن و**حدیث مجمع میں نہیں آ**سکتے جب تك كمكى كامل استاذ ، مرشد سے نسبت واجازت حاصل نه ہو۔اور نه بی قرآن كالمحيح تعبيراً سكتى- يهال محدث كوظوى مولانا محد شريف عطية كالكها موا ايك واقعہ یادآ میا ہے ایک زمانہ میں کوٹلی لوہارال علم وعرفان کا مرکز تھا۔ بورے بنجاب سے استفتاء يہاں آتے تھے۔ آپ لکھتے بيں كہ مارے علاقے ميں ايك غیرمقلد تغا۔اس نے بیرحدیث پڑھی ان استجر فلیوتر اورمطلب بیہ مجھا کہ جب مجى د حيله لوتو وترير مور حالانكه مطلب توبيه ب كه جب بمي استنجاء كرنے لكوتو وملدليني من وتركرو مولانا كوظوى ومنيد فرمات بي اكركوكي كي كمديث مں بیلفظ بیں آئے۔لفظ تو موجود بیں ، مرجھنے کی ضرورت ہے۔ حعزات! ہمارا موقف ہیہ ہے کہ قرآن وحدیث مجھنے کے لیے رسول اللہ منافية كانسبت اور محى محبت كى ضرورت ہے۔ بيدلازوال دولت حاصل ندموتو

انسان قرآن وحدیث کی مجے تعبیر کے قریب بھی نہیں جاسکتا۔ مرف ونحو کے علوم یر بی اعتادمت سیجے بیاتو کافروں کو بھی آتے ہیں۔"لارٹس آف عربیہ" اتن عربی بولیا تھا کہ عرب بھی جیران رہ جاتے تھے۔ حالانکہ وہ پورپین تھا۔ہم یمی کہتے ہیں۔ بیالل ظواہر قرآن وحدیث کی سیح تعبیر نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ بیررسول الله مالان کا اور سی محبت سے خالی ہیں۔قرآن یاک اور حدیث شریف کی سجی محبت کامرکز ہیں۔جن کا مسلک افراط وتفریط سے یاک ہے۔جو بلاشبہامتِ وسط ہیں۔اعتقاد واعمال میں حسین اعتدال جن کاطر وَانتیاز ہے۔

◆◆◆綠◆◆◆

